اس کتاب کے چار حصے ہیں۔۔۔

(حصہ اول)

نمبر 1۔اسلام یا مسلم کسے کہتے ہیں۔

(حصہ دوم)

نمبر 2۔دین اسلام یا مسلم کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کا انتخاب کیا اور اسکو نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔

(حصہ سوم)

نمبر 3۔صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کو دین خالص یعنی دین اسلام کہتے ہیں۔

(حصہ چہارم)

نمبر 4۔اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی سیدھا راستہ یعنی صراط مستقیم ہے

اسلام یا مسلم کسے کہتے ہیں۔

قرآن پاک میں ہمارے لیے کہیں بھی لفظ مسلمان نہیں آیا۔لفظ مسلمین آیا ہے۔جسے ہم مسلمان کہتے ہیں۔یہ نام ہمارے باپ دادا کے زمانے سے چلا آرہا ہے۔ہمارا اصلی نام ہے۔مسلمین۔جسے ہم مسلمان کہتے ہیں۔قرآن پاک میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔وانا اول المسلمین۔اور میں سب سے پہلے فرمابرداروں میں سے ہوں۔

میرا آپ سے ایک سوال ہے۔اسلام یا مسلم کا کیا مطلب ہے۔یا کیا معنی ہیں۔

میں نے یہ سوال بہت سے لوگوں سے کیا۔ان میں پڑھے لکھے لوگ بھی شامل تھے۔اوران پڑھ لوگ بھی شامل تھے۔کوئی بھی نہیں جانتا کہ اسلام یا مسلمان کا کیا مطلب ہے۔

میرا سوال یہ ہے۔کہ ہم اسلام یا مسلم کا مطلب بھی نہ جانتے ہوں۔تو کیا پھر بھی مسلم ہوں گے۔

خواتین وحضرات

اسلام کا مطلب ہےاللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجانا ہے۔مسلم کا مطلب ہےاللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجانا،اگرکوئی کہتا ہے کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہےتو اسکا مطلب ہے۔کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کوقبول کرلیا ہے۔اوروہ سب کوچھوڑ کرایک اللہ تعالیٰ کا ہوگیا ہے۔

اگرکوئی کہے کہ وہ مسلم ہے۔تواس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرما بردار ہے۔اورسب کوچھوڑ کرایک اللہ تعالیٰ کا ہوگیا ہے۔

سورہ حجرات۔آیات 15 تا 18۔پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے۔لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوااور اگرتم اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کروگے۔تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھروہ شک نہیں کرتے اواللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اوراپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کواپنے دین سے اگاہ کرنا چاہتے ہواور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جوآسمانوں میں ہےاور جوزمین میں ہےاور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پراحسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پراللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگرتم سچے ہو۔بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اورزمین کی سب پوشیدہ باتوں کوجانتا ہےاور جوتم کررہے ہواللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہم لوگ بھی ان دیہاتیوں کی طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوااس لیے ہم ایک بے ایمان قوم بن چکے ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پراحسان نہ رکھو۔بلکہ یہ تو تم پراللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگرتم سچے ہو۔

وہ دیہاتی ان پڑھ تھے۔پھر بھی رسول ﷺ اسے اسلام کا مطلب پوچھ سکتے تھے۔مگر ہم نے پڑھے لکھے ہونے کے باوجود جس پیغام کی مدد سے اسلام سمجھنا تھا۔رسول ﷺ سے اسلام سیکھنا تھا۔اسے ہی اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ہم اسلام کا مطلب کب جانیں گے۔کیا دیہاتیواں کی طرح منہ سے کہہ دینے کے بعد ہم ایمان والے بن جائیں گے اور کیا یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کا خاتمہ ایمان پر کرے۔اسطرح اللہ تعالیٰ مان جائے گا۔کیا اس طرح کہنے سے ایمان ہمیں مل جائے گا۔بھلے ہمیں اسلام اور ایمان کے مطلب کا بھی پتہ نہ ہو۔

آئیں قرآن پاک سے ایک جیسی مثالوں سے اسلام یا مسلم کو دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیت 131 تا 132۔پارہ نمبر 1

جب ابراہیمؑ سے اس کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہوجا یعنی اسلام لے آ تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوں۔یعنی اسلام لایا۔اس بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم

رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کو دکھار ہے ہیں وضاحت کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس سے کہا کہ فرمابردار ہوجا تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوگیا۔اسی طریقے پر چلنے کی وصیت حضرت ابراہیمؑ نے اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔

کہ بیٹوں بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فرمابرداری والے دین کو منتخب کیا ہے لہٰذا تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہمیں سمجھانے کے لیے رسولوں کا دین دکھایا گیا۔کہ وہ مرتے دم تک صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے تھے۔

یادر ہے کہ یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا بھی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں مسلم بننا سکھایا گیا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات 133 تا 134۔پارہ 1

پھر کیا آپ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب اس نے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اُسی ایک معبود کی بندگی یعنی غلامی کریں گے جس کی بندگی یعنی غلامی آپ نے آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے جو ایک معبود ہے۔اور ہم اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں یعنی مسلمین ہیں۔

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کی بندگی یعنی غلامی کرو گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک معبود کی بندگی یعنی غلامی کریں گے جس کی بندگی یعنی غلامی آپ اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے کی تھی اور ہم بھی اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے لیے اعمال کیے تھے اور تم اپنے لیے اعمال کرو گے آپ لوگوں سے ایک دوسرے کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔البتہ ہم نے ان کے طریقے کی اطاعت کرنی ہے جس کی اطاعت آپ ﷺ نے بھی کی ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے پیغمبر یعقوبؑ کی وصیت موجود ہے۔ان آیات میں بھی ہمیں رسولوں کا دین سکھایا گیا ہے۔

پھر جب آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر آئے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا بن کر آئے۔تو یہی پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں تک دیا۔مگر لوگ اس پیغام سے پھر گئے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں مسلم بننا سکھایا گیا ہے۔

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلمان رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ ڈالنا یعنی رفرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو مسلم نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں ﷺ گے۔تو کافر ہوجائیں گے۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں مسلم بننا سکھایا گیا ہے۔

سورہ یوسف آیات 101 تا104 پارہ13

اے میرے رب تونے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں مسلم بنناسکھایا گیا ہے۔دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ مومن آیات 65 تا66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔یعنی مسلم بن کر رہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا درس دیتے رہے۔لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ان آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔رسول ﷺ نے اپنا دین سکھایا۔

سورہ نمل۔آیت 91 تا92۔پارہ20

مجھے تو صرف یہ حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں جس نے اس کو محترم بنایا ہے اور سب کچھ اُسی کا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ فرمابردار بن کر رہوں یعنی مسلم بن کر رہوں۔اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت اختیار کرے گا تو اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ رہا تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات آپ ﷺ کا مکمل پیغام ہے۔مجھے تو صرف یہ حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں جس نے اس کو محترم بنایا ہے اور سب کچھ اُسی کا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ فرمابردار بن کر رہوں یعنی مسلم بن کر رہوں۔اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت اختیار کرے گا تو اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار

کرے گا اور جو گمراہ رہا تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔
مسلم کا مطلب فرما برداد کا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں پھر جو ہدایت اختیار کرے گا۔ تو وہ اپنے ہی بھلے کیلئے اختیار کرے گا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔ کہ کیا تم قرآن پاک کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔

سورہ ہود۔ آیات 12 تا 14۔ پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ بیشک آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔ یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنالیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلاسکو بلالو پھر اگر وہ تمھیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔ تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔ یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ تو ہم مسلم نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔ کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ کہ لوگ مسلم نہ بنے۔ اور فرقے بنا کر کافر بن گئے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا آج یہی موضوع ہے۔ اور ہم تمام قرآن پاک سے اس موضوع کا احاطہ کریں گے۔ کہ ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ تاکہ ہم جان لیں کہ ہم مسلم ہیں۔ یا کافر۔

سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔ بہت آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان لوگ بہت آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کردیں گے۔ تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اپنا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین وحضرات۔

یہ فیصلہ کون کرے گا کہ مسلم کسے کہتے ہیں۔ اسلام کسے کہتے ہیں۔ یا اسلام کا دین کسے کہتے ہیں۔ یا مسلم کا دین کسے کہتے ہیں۔

اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ قرآن پاک کے زریعے کریں گے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جو قیامت تک کے لیے ہم کو سیدھا راستہ دکھانے آئی ہے۔ اس قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے فرقان کے نام سے پکارا ہے۔ یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔ یہ کتاب قیامت تک جھوٹ اور سچ میں فرق کرے گی۔ اور ہمارے

اختلافات کو دور کرے گی۔ جو کچھ اس میں لکھا ہوگا۔ وہی سچ ہوگا۔ لہذا اب قیامت تک نہ کوئی کتاب دوسری آئے گی۔ اور نہ رسول آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کا یہ پیغام قرآن پاک قیامت تک کے لیے ہے۔

آج ہم اس کتاب کے زریعے مسلم اور مجرم میں فرق کریں گے۔ اور آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ آپ نے مسلم بننا ہے کہ مجرم بننا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے

قرآن پاک فرقان ہے۔ یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

- **سورہ النحل۔ آیات 63 تا 64۔ پارہ 14**

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔ پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔ پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔ تاکہ آپ ان پر واضح کر دیں۔ جس بات میں انہوں نے ختلاف کیا۔ اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ﷺ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔ یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔ جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

خواتین وحضرات!

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔

حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔ لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔ مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں

- **سورہ فرقان۔ آیت 1۔ پارہ نمبر 18**

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے یعنی غلام پر فرقان نازل کیا یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب نازل کی۔ تاکہ وہ سارے عالم کو خبردار کرنے والا بن جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو فرقان کہہ رہے ہیں یعنی یہ کتاب بتاتی ہے کہ کیا جھوٹ ہے اور کیا سچ ہے۔ یہ قیامت تک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے ہم ہر قسم کے جھوٹ جاننے کیلئے قرآن سے رابطہ کر سکتے ہیں جو کچھ قرآن بیان کرے گا وہ سچ ہوگا۔ قرآن پاک تمام جہاں والوں کیلئے سچ اور جھوٹ میں فرق بیان کرنے کیلئے آیا ہے۔ مگر ہمارا المیہ ہے کہ فرقے والے لوگ اپنی بات کو سچی ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں اور ان فرقوں کی بنیاد ہی اللہ کی نافرمانی پر ہے اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے اور قرآن پاک سے اپنے اختلافات دور کرنے کا حکم دیا ہے۔ مگر سارے فرقے نافرمانی کرتے ہیں۔ اور سب فرقے بنا کر اللہ کے نافرمان بن کر کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر خوش ہیں۔ کیا ہم لوگ رسول ﷺ کے زریعے لائے گئے پیغام سے خبردار ہو چکے ہیں۔

- سورہ البقرہ آیت 158 کا پہلا حصہ پارہ 2

رمضان وہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ اور اس میں ہدایت اور سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا ۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ۔کہ قرآن پاک میں سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل موجود ہیں ۔قرآن پاک واضح دلائل کا مجموعہ ہے۔جو تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو فرقان کہا۔نہ کہ نہاد مفسروں کو فرقان کہا اور نہ ہمارے نام نہاد اماموں کو فرقان کہا۔حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا رکھا ہے۔اور رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے اور اپنے اماموں اور مفسروں اور فرقوں کو فرقان بنالیا ہے۔یعنی اپنا قرآن بنالیا ہے۔

سورہ کہف آیات 1 تا 3 پارہ نمبر 15

سب تعریفیں اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جس نے اپنے بندے یعنی غلام پر کتاب نازل کی ہے۔اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔یہ ٹھیک سیدھا بتانے والی کتاب ہے۔تاکہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ان ایمان والوں کو جو صالح عمل کرتے ہیں یہ بشارت دے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ قرآن پاک میں کوئی عیب نہیں ہے۔یہ ٹھیک سیدھا بتانے والی کتاب ہے۔مگر ہمارے نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک میں عیب نکالتے میں ایک منٹ نہیں لگاتے۔اور وہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیتے ہیں۔اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی نہیں ڈرتے۔ایمان والے بشارت سن لیں یعنی اعمال صالح کرنے والے سن لیں۔صالح اُن اعمال کا نام ہے۔جو قرآن پاک کے عین مطابق ہوں ۔ان کے لیے بہترین اجر ہے۔اور یہ اجر کبھی ختم نہیں ہوگا۔ایمان کا مطلب ہے قرآن کی باتوں کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔

دین اسلام کسے کہتے ہیں۔

اسلام یا مسلم کا کیا مطلب ہے۔دین کسے کہتے ہیں

رسول ﷺ کس دین پر تھے۔تمام رسول کس دین پر تھے۔ایمان والے کس دین پر ہوتے ہیں۔

رسول ﷺ کس طرح اسلام لائے۔تمام رسول کس طرح اسلام لائے۔یعنی تمام رسول کس طرح مسلم بنے۔ہر امت میں لوگ کیسے اسلام لائے۔ ہم نے کس طرح اسلام لانا ہے۔یعنی کس طرح مسلم بننا ہے

اس کتاب میں آپ کو ایک ایک سوال کا جواب مل جائے گا۔اب رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے لوگ وہی ہوں گے۔جو رسول ﷺ کی طرح اسلام لائے ہوں گے۔رسولوں کی طرح اسلام لائے ہوں گے ۔ایمان والوں کی طرح اسلام لائے ہوں گے۔جو قرآن پاک کے طریقے سے ہٹ کر کسی دین پر ہوں گے۔اُن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ۔کیونکہ رسول ﷺ نے اسی قرآن پاک کے پیغام کو قیامت تک آنے والے لوگوں تک پہنچایا۔

میں نے ان تمام باتوں کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے بیان کیا ہے۔آپ لوگ بھی ان آیات کو قرآن پاک سے میچ کریں۔اگر آپ کو کہیں میری غلطی لگے۔تو میری ای میل اڈریس پر مطلع کریں تاکہ میں اپنی کتابوں کو بہتر بنا سکوں۔اور اللہ تعالیٰ سے مجھے امید ہے کہ وہ بھی مجھے معاف کریگا۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر رہے ہیں۔جو دین میں فرقے بنائیں گے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآنؐ کا پیغام سنا یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا۔کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد

رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔او رقرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا کیا مطلب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنا۔یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا۔اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنا۔

اس کے لیے چند مثالیں دیکھتے ہیں۔

مثال

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلمان رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ نا اور فرقے نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو مسلم نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔تو کافر ہو جائیں گے ۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

خواتین وحضرآت!

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ سب مل کر قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لو۔مگر ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر دی۔اور سب فرقہ فرقہ ہو گئے۔

قرآن پاک کو سمجھنا بھی گوارہ نہ کیا اور اپنے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اسی طرح کر دی جس طرح شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے نافرمانی کر دی تھی ہم نے بھی شیطان کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر دی۔شیطان بھی کافر اور ہم بھی کافر ہو چکے ہیں۔

کیونکہ ہم نے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اور اسے اسلام سمجھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ یہ فرمابرداری نہیں ہے بلکہ کفر ہے۔ہم تو اسلام سے نکل چکے ہیں۔

اب میں آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے لگی ہوں۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔اور کافر بننے کا طریقہ بھی ہے۔جو قرآن پاک کے ساتھ فرقہ بنالے گا۔وہ کافر ہو گا اور جو فرقہ نہیں بنائیگا۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ یگا۔وہ مسلم ہو گا۔

مثال

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔اور مسلم نہیں رہتا۔یعنی اسلام سے نکل جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ قسم کے لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے۔

خواتین وحضرات

ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔ تو کافر ہو جائیں گے۔ اور مسلم نہیں رہیں گے۔ مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔ اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

مثال

- سورہ زخرف۔ آیات 43 تا 44۔ پارہ 25

آپؐ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اسے مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔ اور عن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

سوال ہے کہ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مظبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔ آپ کا جواب۔ کہ نہیں ہم تو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ بے شک ہم سیدھے راستے پر نہیں ہیں اور بے شک اس (قرآن) کو ہم نے اپنے لیے نصیحت نہیں سمجھا ہے اور عن قریب ہم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ یعنی ہماری شامت آنے والی ہے۔

مثال

- سورہ اعراف۔ آیت 170۔ پارہ نمبر 9

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ہم ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔ نوٹ کریں۔ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے اصلاح

کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مظبوطی سے پکڑنے والے اصلاح کرنے والے ہوتے ہیں۔ اوران لوگوں کا اجر اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کریگا۔

مثال

سورہ نساء۔آیات 145 تا 147۔پارہ نمبر 5

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔لیکن وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اس میں کوئی شک نہیں۔منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔لیکن وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا

منافق قرآن پاک میں اُن لوگوں کو کہا گیا ہے۔جو ایمان لانے کے بعد کفر کر لیتے ہیں۔یعنی فرقے بنا لیتے ہیں۔اگر ایسے لوگ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا۔اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

مثال

سورہ نساء آیات 174 تا 175 پارہ 6

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آ گئی ہے۔اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرلے گا۔اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کردے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ لوگو تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل آ گئی ہے۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالیٰ نے واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کی اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرلے گا ا۔ور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کردے گا۔

مثال

سورہ فاطر آیت 5 کا پہلا حصہ پارہ 22

بے شک جو لوگ کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نماز ادا کرتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو برباد نہیں ہوگی۔

خواتین وحضرات!

ہم نے مختلف آیات سے جانا کہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔اگر ہم نے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑا تو سیدھے اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی جنت میں جائیں گے۔اور یہ تجارت ضائع نہیں ہوگی۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30
بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔
خواتین وحضرات۔
آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اور اس میں کوئی ہنسی مذاق کی باتیں نہیں ہیں۔

دین اسلام یا دین مسلم کا کیا مطلب ہے۔یا کیا معنی ہیں۔

اسلام کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجانا ہے۔مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجانا،اگر کوئی کہتا ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے تو اسکا مطلب ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آگیا ہے۔اور ابراہیم کے طریقے پر وہ سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔یہ طریقہ رسول ﷺ کا بھی تھا۔گر کوئی کہے کہ وہ مسلم ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کا فرما بردار ہے۔اس بات کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔
خواتین وحضرات۔
آئیں قرآن پاک سے پہلے دین کا مطلب جانتے ہیں۔دین کا مطلب ہے قرآن پاک

سورہ شوریٰ۔آیت 13۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا یعنی فرقے نہ بنانا۔یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔
خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وحی کی۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔اور وہ دین میں فرقے بنالیتے ہیں۔اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔اور فرقے بنالیتے ہیں۔رسول ﷺ نے اس بات کی طرف بلایا۔یعنی وحی یعنی قرآن پاک کی طرف بلایا۔اور فرقے بنانے سے منع کیا۔
وحی یعنی صرف قرآن پاک کی تعلیمات کو دین کہا گیا ہے۔
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔کہ فرقے نہیں بنانے۔ یہ دین کا پیغام رسول ﷺ نے ہم تک پہنچایا۔لیکن فرقہ بنانے والے رسول ﷺ کا پیغام قبول نہیں کرتے۔اور فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔اور ہمارا وہی حال ہوگا جو قرآن پاک میں رسولوں کی بد دعا کے بعد قوم پر عذاب آجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے فیصلہ کر دیتا ہے۔
آپ نے دیکھا کہ دین کو قائم رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ فرقے نہ بنائیں جائیں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ وصیت رہی ہے۔اور صرف صرف اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا جائے۔اسی لیے تمام رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام لائے۔یعنی لا الہ الا اللہ۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8
بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے۔آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے

بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔ ہمیں کب سمجھ آئے گی کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب لے کر آئے تھے

سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔ جنہوں نے ان کے لیے دین کی ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ظالموں کو دیکھیں گے۔ کہ وہ اس سے ڈرتے ہوں گے۔ جو انہوں نے کمایا اور وہ ان پر پڑنے والا ہے۔ اور ولوگ جو ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرتے رہے۔ وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔ جو وہ چاہیں گے وہ ان کو رب کے پاس ملے گا۔ یہی بہت بڑا فضل ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ظالموں کی بات کر رہے ہیں۔ یعنی فرقے بنانے والوں کی بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ

کیا فرقہ پرستوں کے کچھ شریک ہیں۔ جنہوں نے ان کے لیے دین کا یا طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ظالموں کو دیکھیں گے۔ کہ وہ اس سے ڈرتے ہوں گے۔ جو انہوں نے کمایا اور وہ ان پر پڑنے والا ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرتے رہے۔ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کرتے رہے یہی صالح اعمال ہیں۔ وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔ جو وہ چاہیں گے وہ ان کو رب کے پاس ملے گا۔ یہی بہت بڑا فضل ہے۔

خواتین حضرات

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے زریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔ کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔ اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔ تو اب تک فیصلہ ہو جاتا تھا۔ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔ جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔ اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔ اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔ وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔ جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔ صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔ تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔ کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔ اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف تم میری بندگی یعنی غلامی کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف پیدا کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو صالح عمل کرے گا۔ اور اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اُسکی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک ہم اس کو لکھنے والے ہیں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔ اختلاف کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کو چھوڑ کر مومن جو عمل کرتے ہیں۔ تو اُسکی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک اس کو لکھنے والے اللہ تعالیٰ ہیں۔

نوٹ کریں۔ کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے۔ کہ مومن کے اعمال کی قدر کی جائے گی۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی قدر کی جائے گی

سورہ حجرات۔ آیات 15 تا 18۔ پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے

والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین سے آگاہ کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہم لوگ بھی ان دیہاتیوں کی طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اس لیے ہم ایک بے ایمان قوم بن چکے ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔ وہ دیہاتی ان پڑھ تھے۔ پھر بھی رسول ﷺ اسے اسلام کا مطلب پوچھ سکتے تھے۔ مگر ہم نے پڑھے لکھے ہونے کے باوجود جس پیغام کی مدد سے اسلام سمجھنا تھا۔ رسول ﷺ سے اسلام سیکھنا تھا۔ اسے ہی اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ ہم اسلام کا مطلب کب جانیں گے۔ کیا دیہاتیواں کی طرح منہ سے کہہ دینے کے بعد ہم اسلام والے یا ایمان والے بن جائیں گے اور کیا یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ اسطرح اللہ تعالیٰ مان جائے گا۔ کیا اس طرح کہنے سے ایمان ہمیں مل جائے گا۔ بھلے ہمیں اسلام اور ایمان کے مطلب کا بھی پتہ نہ ہو۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نعمت یعنی قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہو گیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔ قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔ کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا ہے۔ قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا۔ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔ اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنا دے گی۔۔ کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور جو کہتا ہے کہ قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔ جس طرح شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔ وہی کافر ہے۔ کیونکہ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور فرقہ پرست بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔۔۔ جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والا ہے۔ یعنی شیطان کا طریقہ اختیار کریگا وہ اسلام سے پھر جانے والا ہے۔ وہ مرتد ہے۔ چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اپنا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔ پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے حکم نہ مانا اور کافروں میں سے ہوگیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہوگیا۔مسلم کا مطلب فرمابردار اور فرمابردار کا الٹ یعنی متفاد ہے کافر یعنی نافرمان۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کردیں گے۔تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنارہے ہیں۔اپنا حکم سنارہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

مسلم بننے کا کیا طریقہ ہے۔اور ایمان لانے کے بعد کافر بننے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کردیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہوجائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کرلیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کردیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہوجائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کرلیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہوگیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کرکے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ صف آیت 1 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔جو تم کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم کہو وہ جو تم کرتے نہیں۔بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔اور تم علم رکھتے ہو۔کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔پھر جب وہ پھر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔اور جب عیسیٰؑ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ایک رسول ﷺ کی۔جو میرے بعد آئے گا۔اس کا نام احمد ہوگا۔پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر ان کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی یعنی قرآن پاک کو اپنے منہ سے بجھادیں مگر اللہ تعالیٰ اپنی روشنی کو مکمل کرنے والا ہے۔خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں تین رسولوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے موسیٰؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جب ان کی قوم تورات سے پھرگئی یعنی مرتد ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور اسطرح انہوں نے تورات سے مرتد ہوکر اپنے رسول کو بہت ستایا۔ ورجب عیسیٰؑ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ اورخوش خبری سنانے والا ہوں۔ ایک رسول ﷺ کی۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لےکران کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

جب انہوں نے قرآن پاک کو جادو کہا تو انہوں نے اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔ حالانکہ رسول ﷺ نے اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا تھا۔

پھر اس کے بعد ہماری بات ہورہی ہے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر اور مشرک کہا گیا ہے۔ رسول ﷺ نے جب یہ واضح دلائل ہمیں دیے۔ تو رسول ﷺ کی قوم بھی اس سے پھرگئی یعنی مرتد ہوگی اور مختلف فرقوں کی فرمابرداری کرنے لگی۔ اور قرآن پاک سے مرتد ہوگئی۔ حالانکہ رسول ﷺ نے ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام کی طرف بلایا تھا۔ مگر یہ مرتد ہوکر اپنے فرقوم کی فرمابرداری کر رہی ہے۔ ایسے نام نہاد تمام فرقہ پرستوں کو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ فرقہ پرست اپنی پھونکوں سے قرآن پاک کی روشنی بجھانا چاہتے ہیں ان کو قرآن پاک کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو ساری دنیا پر غالب کر کے رہے گا۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرست لوگ قرآن پاک کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو مکمل کرنے والا ہے خواہ کافروں اور مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت یعنی قرآن پاک کے ساتھ بھیجا ہے۔ سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔ تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے ہو اور اس کی اطاعت کرنے والے ہو۔ تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔ جو تم کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔ حالانکہ تم علم رکھتے ہو۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر جب وہ پھر گئے یعنی مرتد ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور جب عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ ایک رسول ﷺ کی۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ واضح ددلائلیعنی قرآن پاک لےکران کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

عیسیٰؑ نے انجیل میں بتایا بھی ہوا ہے کہ احمد نام کا رسول ﷺ آئے گا۔ پھر جب رسول ﷺ واضح ددلائل لےکران کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کو ن ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

جو سلوک رسول ﷺ کے ساتھ انجیل والوں نے کیا۔ یہی سلوک کافروں اور مشرکوں نے کیا یعنی فرقہ پرستوں نے کیا رسول ﷺ نے انہیں اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا تھا مگر انہوں نے فرقوں کی فرمابرداری کرلی۔ یعنی رسول ﷺ کے واضح دلائل یعنی قرآن پاک کی اصل عبارت کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ بلکہ نام نہاد مفسروں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ اور واضح دلائل یعنی قرآن پاک سے پھر گئے ہیں یعنی مرتد ہوگئے ہیں جس طرح موسیٰؑ کی قوم مرتد ہوگئی تھی۔ اور عیسیٰؑ کی قوم مرتد ہوگئی تھی۔ سب نے ایک ہی کام کیا ہے صرف طریقہ مختلف ہے۔ نام نہاد مسلمان یعنی فرقہ پرست یعنی کافر اور مشرک رسول ﷺ کے لائے ہوئے واضح دلائل کو نہیں مانتے۔ اور اپنے فرقوں کی

فرمابرداری کرتے ہیں ۔اس طرح قرآن پاک سے لوگ مرتد ہو چکے ہیں ۔اور رسول ﷺ کو ستانے کا کام جاری اور ساری ہے۔جس طرح لوگوں نے موسیٰ کو ستایا۔حالانکہ فرقہ پرست قرآن پاک کے مرتد ہیں۔مگر یہ رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں فرقے بنا کر دراصل رسول ﷺ کو ستانے کا کام کر رہے ہیں۔ان کے مقابلے کے لیے ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا۔کیونکہ یہ تمام لوگوں کو مرتد بنانے کے لیے سرکش ہو گئے ہیں۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔یعنی کافر ہوتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس کو اور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کر نافرمانی کی۔تم ایسے نافرمانوں کو میرے علاوہ ولی نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔یہ لوگ ظالم ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔ تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔اور نہ ہدایت پر ہوں۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں۔جن کا انہیں علم نہیں ہے۔یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے

والے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں۔اندھا بہرا اور مردہ۔اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے۔کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں۔زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے۔جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی۔یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے۔تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے۔یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی۔یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے۔تو مرتد نہ ہوتے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست کافر ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا اور انہوں نے شیطان کی طرح تکبر کر کے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کی۔اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کی۔کیونکہ وہ اپنے فرقوں یعنی نام نہاد مفسروں کے لیے چیخ رہے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آ جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آ چکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آ جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آ گیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ

ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کرسکتا۔اوراللہ تعالیٰ سننے والاعلم والا ہے۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تاکہ آپ ان پر واضح کردیں۔جس بات میں انہوں نے اختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کردیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں

سورہ فرقان۔آیت 30 تا 31۔پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنادیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے،ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔یہ گواہی رسول ﷺ مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔کیونکہ یہ زاتی دشمنی نہیں ہوتی۔زاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے

لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔کہ اب وہ سرعام کہنے لگے ہیں۔کہ رسول ﷺ زمین اور آسمانوں کے مالک ہیں۔ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کررہے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔ااور رسول ﷺ نے یہی پیغام سنایا۔نام نہاد مفسر کا مقصد اس طرح کی باتوں سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے گمراہ کرنا ہوتا ہے۔اس طرح کا رویہ ہر دور میں ہر رسول کے ساتھ رہا۔جیسے موسیٰ کے مقابلے پر فرعون تھا۔اور اب رسول ﷺ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کھڑے ہیں۔اور اس طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کا مقصد لوگوں کو اپنی خواہش کا تابعدار بنانا ہوتا ہے۔حالانکہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔جس کا ایک صفاتی نام فرقان ہے۔یعنی قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔اور وہ احسان کرنے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔اور سب

کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھا رہے ہیں۔یہ وہ انسان ہوگا۔جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔یعنی مسلم بن جائے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ

تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگرچہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات !

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو اُس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔دیکھیئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں،تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں،تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات !

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔یعنی قیامت والے دن سب جان لو گے۔

سورہ انعام آیات 153 تا 159 ۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے بس تم اس کی اطاعت کرو۔ اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اس کے راستے سے الگ کر دیں گے۔ یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰؑ کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہ (یہود نصاریٰ) پر نازل کی گئیں تھیں۔ اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا تم یہ کہو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے ہیں کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہیں آئے گا۔ جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرتے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے۔ جو سیدھا ہے۔ یعنی قرآن پاک بس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے الگ کر دیں گے ان آیات میں قرآن پاک نازل کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر قرآن پاک نازل نہ ہوتا تو لوگوں نے کس کس طرح کے بہانے کرنے تھے کہ اگر پہلے لوگوں کی طرح ہمارے پاس بھی کتاب ہوتی تو ہم نے ہدایت یافتہ ہونا تھا سیدھے راستے پر ہونا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس کتاب آ گئی ہے اب تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے اور لوگوں کو فرقہ بنانے سے منع کیا کہ فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

آئیں قرآن پاک سے راستے کو دیکھتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کا بھی راستہ ہے۔ اور ہمارا بھی راستہ ہے۔ اور قیامت تک آنے والے ہر انسان کا راستہ ہے۔

سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنا لے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔ یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ ''دہر'' آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنا لے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

سورہ فرقان۔ آیات 56 تا 57 ۔ پارہ 19

اور ہم نے آپ ﷺ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں میں قرآن کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

ان آیات میں راستہ قرآن پاک کو کہا گیا ہے جس میں ہمارے لیے خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہیں تا کہ ہم خوشی والی باتوں کو جان کر جنت میں جا سکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دور رہ کر جہنم سے بچ سکیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے جو انسان بھی چاہے اسے اختیار کرلے۔

سورہ تکویر۔آیت 27,28 پارہ 30

یہ قرآن تمام جہان کے لیے ایک نصیحت ہے۔تم میں سے ہر اس انسان کیلیئے جو سیدھا راستہ چلنا چاہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے تم میں سے ہر اس انسان کیلیئے جو سیدھا راستہ چلنا چاہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہی اپنا سیدھا راستہ کہا ہے اور قرآن پاک کو ہی اپنا راستہ کہا ہے۔

اگر ہم نے قرآن پاک کا راستہ چھوڑ کر جو ہمارا سیدھا راستہ ہے۔اس کو چھوڑ کر کسی نام نہاد مفسر کا کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا تو نہ ہمیں رسول ﷺ ملے گا۔اور نہ اللہ تعالیٰ۔ہماری دنیا بھی برباد ہو جائے گی اور آخرت بھی۔۔۔۔۔۔

ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 12o تا 126 پارہ 9

اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔وہ بولے کہ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔جو موسیٰ اور ہاروں کا رب ہے۔فرعون نے کہا۔کہ تم میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے۔۔اور یہ تو ایک چال ہے جو انہوں نے اس شہر میں اس کے لیے چلی ہے۔تا کہ اس میں رہنے والوں کو یہاں سے نکال دے۔سو تمھیں جلد معلوم ہو جائے گا۔میں تمھارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا۔پھر تم سب کو سولی پر چڑھادوں گا۔وہ کہنے لگے۔بے شک ہم سب تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا کر۔اور ہمیں مسلمین کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔اور مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی

ان آیات میں اسلام لانے کا طریقہ ہے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔فرقہ پرست رسول ﷺ سے جھگڑا کرنے والے لوگ ہیں۔

ان آیات میں صحابہ کا دین دکھایا گیا ہے۔جو لوگ دین اسلام پر نہیں ہوں گے۔بلکہ کسی فرقے پر ہوں گے۔وہ رسول ﷺ سے جھگڑا کرنے والے ہوں گے۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اور ان پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن

جائیں تو انھوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا علم آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ایات سے کفر کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کرنے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔ آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔ تو انھوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنا لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے یعنی اسلام لایا ہوں اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔ یعنی اسلام لائے ہیں۔ آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی اسلام لاتے ہو۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔ یعنی مسلم بن گئے تو انھوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ قرآن پاک سے پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے

خواتین وحضرات۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے ہیں وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔ اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر لوگ پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

ایمان سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم اور فرعون کی بیوی کی مثال دی۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔ وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو صالح غلاموں کے نکاح میں تھیں۔ مگر انھوں نے ان سے خیانت کی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔ اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔ کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔ جب اس نے دعا کی اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا

دے۔اور مجھے فرعون اوراس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دےاور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔اس نے اپنے رب کی باتوں کواوران کتابوں کوسچا مانا یعنی تصدیق کی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی مختلف فرقہ پرستوں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالی نے دوعورتوں کو منتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالی کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالی کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافرتھی یعنی کسی فرقے سے تعلق تھا۔اللہ تعالی نے ایمان والوں کوفرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اوراس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اورحضرت مریم
بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اوراسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔اوروہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جولوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پراچانک آجائے اوران کوخبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلمین بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جوایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کومسلم کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کوایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار بھی کہا جاتا ہے۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کودریا سے پار کردیا۔پھر فرعون اوراس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تواس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبودنہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگراس کے ایمان کواللہ تعالی نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالی کا نافرمان تھا۔

آئیں اب اصلی ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا53 پارہ3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تاکہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلمین ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا

۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ11

اور موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم بناتی ہے

سورہ یوسف آیات 101 تا104 پارہ13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ نحل آیات 102 تا 104 پارہ 14

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اسے پاک روح نے تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے۔تاکہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ان کو ثابت قدم رکھے۔اور مسلمین کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھاتا ہے۔اس شخص کی زبان جس کی طرف وہ نسبت کرتے ہیں وہ عجمی

ہے اور یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔بے شک جو اللہ تعالی کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اللہ تعالی انہیں ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اسے پاک روح نے اللہ تعالی کی طرف سے قرآن پاک سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے۔تاکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کو ثابت قدم یعنی مضبوط رکھے۔اور مسلم یعنی فرمابرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔اور بے شک جو اللہ تعالی کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اسکی اطاعت نہیں کرتے۔اللہ تعالی انہیں ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

مسلم بننے کا طریقہ نوٹ کریں۔اس طرح رسول ﷺ اسلام لائے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو اسلام لانے کا طریقہ سکھایا۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیں گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو مسلم ہیں یعنی اسی کے فرمابردار ہیں۔پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے ملت کی طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح ایمان نہ لائیں یعنی پھر جائیں تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان

آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔ کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔ وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور وہ مشرک نہ تھے۔ یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔

مسلم بننے کا طریقہ نوٹ کریں۔ اس طرح رسول ﷺ اسلام لائے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو اسلام لانے کا طریقہ سکھایا۔

سورہ آل عمران۔ آیات 83 تا 85۔ پارہ 3

پھر کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاق اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم مسلم ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قرآن پر ایمان لائے اور جو دوسرے پیغمبروں کو کتابیں دی گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ یعنی ہمارا اسلام ہے۔ اور یہ جو مختلف فرقے ہیں یہ کفر اور شرک ہیں۔ اور آخرت میں نقصان ہے۔ یاد رکھیں کہ دعا مانگنے سے نہ کوئی اسلام کے عہدے پر فائز ہو سکتا ہے اور نہ ایمان کے عہدے پر۔۔۔۔۔

اسلام لانے کا طریقہ نوٹ کریں۔ اس طرح رسول ﷺ اسلام لائے یعنی مسلم بنے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو مسلم بننے کا طریقہ سکھایا۔

سورہ انعام۔ آیات 161 تا 163۔ پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ کے ہو گئے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے کہہ دیجئے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں مسلمین میں سے ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار میں سے ہوں۔

خواتین وحضرآت!

ان آیات میں رسول ﷺ اسلام لا رہے ہیں اور ہمیں اسلام لانے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ ابراہیمؑ کی ملت کے طریقے کی وضاحت کر

رہے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی ملت جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوں۔ یعنی مسلم ہوں آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا پیغام سن لیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر تھے کیا آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں۔

آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

کہہ دو بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں۔ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیم کی ملت نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کا طریقہ موجود ہے۔ جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ جو رسول ﷺ کا ہے۔ اور رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ یعنی مسلم تھے۔

جو انہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ وکہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور انسان جو عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تمھیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ بھی رسول ﷺ کے لائے دین یعنی ابراہیمؑ کے دین میں ختلاف کریں گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو سب بتا دے گا۔

ان آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔ رسول ﷺ نے اپنا دین سکھایا۔

سورہ نمل۔ آیت 91 کا آخری حصہ تا 92۔ پارہ 20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔ پھر جو کوئی ہدایت پر آتا ہے تو اپنے ہی لیے آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں خود اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے۔ یعنی قرآن پاک کی ہدایت سے بے خبر رہتا ہے۔ تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم لوگوں نے رسول ﷺ کا پیغام سن لیا ہے۔ ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں یا گمراہ ہیں!!

ان آیات میں لوگ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو کیا جواب دیا۔

سورہ المائدہ۔آیات 59 تا 61۔پارہ نمبر 6

اے کتاب والو!تم ہم میں کیا بُرائی دیکھتے ہوسوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اُس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل کی گئی اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام خدا کے نزدیک بہت بُرا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا۔اور اس میں بعض کو بندر اور سور بنادیا گیا اور جنہوں نے طاغوت کی غلامی کی انہی لوگوں کا ٹھکانہ بُرا ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے آئے تھے۔اور کفر لیے ہوئے ہی واپس گئے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے قرآن پاک پر ایمان لانا اور قرآن پاک سے پہلے کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے بندر اور سور بنائے جانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔جو طاغوت کی غلامی کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے اور وہ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو چکے ہیں۔جب وہ نبی ﷺ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ یہ صرف منہ سے کہتے ہیں ان کے دل ویسے ہی ہیں یعنی جن باتوں پر تھے انہیں پر ہیں جیسے کفر لے کر آئے تھے جن چیزوں کی اطاعت کرتے تھے ویسے ہی ان کا دل ان پر مضبوط ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیات ہیں کفر والا دل لے کر آئے تھے اور ویسے ہی واپس چلے گئے یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے منہ سے ایمان کا کہتے ہیں۔اس طرح ایمان ایمان کہنے سے ایمان آنہیں جائے گا۔جب تک فرقے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی نہ پکڑ لیا جائے۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابراری نہ کی جائے۔یعنی مسلم بنا جائے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آ چکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود

انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جاسکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہوجائے گا۔

سورہ مئومنون۔آیت 52 تا 54۔پارہ 18

اور بے شک تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔صرف مجھ سے ڈرو پھر لوگوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرکے کاٹ لیا میں۔اور ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس میں بہت خوش ہیں آپ ان کو ایک مدت تک ان کی اس غفلت میں پڑا رہنے دیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔اور ہم خود بھی موجود ہیں اور تم بھی موجود رہو۔پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔بے شک یہی بیان سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔کہہ دو اے کتاب والو۔ایک بات کی طرف آؤ۔جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کریں۔اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹہرائیں۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو کہہ دیں۔کہ گواہ رہو۔کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔یعنی مسلمین ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنالیتے ہیں۔رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہوجائیں۔تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ہماری بدقسمتی ہے۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔اگر کتاب والا سمجھتے۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

سورہ مئومنون۔آیت 52 تا 54۔پارہ 18

اور بے شک تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔صرف مجھ سے ڈرو پھر لوگوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرکے کاٹ لیا میں۔اور ہر ایک گروہ کے

پاس جو کچھ ہے وہ اس میں بہت خوش ہیں آپ ان کو ایک مدت تک ان کی اس غفلت میں پڑا رہنے دیں۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں میری نافرمانی سے ڈرو۔لوگ نے دین کے کام کوٹکڑوں میں بانٹ لیا ۔یعنی فرقہ فرقہ ہوگئے۔دین قرآن پاک کی تعلیمات کو کہتے ہیں اور ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہت خوش ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو غفلت میں پڑا رہنے دیں
خواتین وحضرات!
اگر یہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے یعنی مسلمان ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھتے اور فرقوں میں نہ پڑتے بہرحال یہ ایک مدت تک غفلت میں پڑے رہیں اللہ تعالیٰ ان کا خود حساب کتاب کرے گا۔
مسلم کا اُلٹ یعنی متضاد ہے۔کافر یعنی نافرمان
مسلم اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوتا ہے۔اور کافر نافرمان ہوتا ہے۔ایک مسلم کی شکل وصورت قرآن پاک کی آیات کے آئینے میں دیکھیں گے۔تاکہ ہم اچھی طرح اس صورت سے واقف ہوجائیں۔تاکہ ہم مسلمان اور کافر کا فرق پہچان سکیں۔یعنی فرمابردار اور نافرمان کا فرق پہچان سکیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا فرق جان لیں گے۔ہم نے ان آیات کے زریعے اپنی اصلاح کرنی ہے۔اپنا فیصلہ کرنا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری کیا حیثیت ہے۔ایک فرمابردار کی یا ایک نافرمان کی حیثیت ہے۔ہم نے خود سچائی کے ساتھ سوچنا ہے۔خود سمجھنا ہے ۔ہم نے خود اس لیے سمجھنا ہے۔کیونکہ یہ ہماری عارضی زندگی ایک دائمی اور نہ ختم ہونے والی زندگی کو قائم کرنے کے لیے آئی ہے۔اور یہی ہمارا امتحان ہے۔کہ ہم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر زندگی گزارتے ہیں یا نافرمان بن کر زندگی گزارتے ہیں۔یعنی مسلم بن کر زندگی گزاتے ہیں یا کافر بن کر ؟ مسلم یا مجرم؟

(حصہ دوم)

نمبر2۔دین اور اسلام یا مسلم کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور ان کی ملتؑ کا انتخاب کیا ہے۔اور اسی کو نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 71 تا 72 پارہ 15
’’جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے تو جن کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ اپنے اعمال نامہ کو پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو اس دنیا میں اندھا بنا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور راستے سے بہت بھٹکا ہوا‘‘
خواتین وحضرات!!
آپ نے دیکھا کہ قیامت ولے دن ہر ایک انسان اپنے امام کے ساتھ ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے زریعے ہمیں بتایا ہے کہ ہمارے امام حضرت ابراہیمؑ ہیں ۔اگر ابراہیمؑ کی اطاعت کی ہوگی تو ان کے ساتھ ہونگے اور ہمارا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔اور ہم پر زرا سا بھی ظلم نہیں ہوگا۔دوسری صورت میں اندھے ہونگے اور بھٹکے ہوئے ہونگے۔
خواتین وحضرات!
اگر ہم نے ابراہیمؑ کو اپنا امام سمجھا ہوگا۔ان کی اطاعت کی ہوگی تو ہم ابراہیم کی ملت میں سے ہوں گے۔ورنہ گمراہ ہوں گے۔
سورہ ابراہیم۔آیت 35۔پارہ 13
وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا بے شک اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔
لہٰذا ان میں سے جس نے میری اطاعت کی بیشک وہ مجھ سے ہے۔اور جس نے میری نافرمانی کی۔تو بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی بات کررہے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت کرے گا تو وہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے اور جس نے ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی اطاعت نہ کی تو وہ ابرہیمؑ کا نافرمان ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں بخشنا ہے اور وہ بڑا مہربان ہے۔

سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔ اور انہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔ اور انہوں نے اسے پورا کر کے دکھایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔ یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔ یعنی ہمارے پیشوا ابراہیمؑ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حنیفا دین کو قائم کرنے کا حکم دیا یہ درست دین ہے۔

) سورہ روم۔ آیت 30 تا 32۔ پارہ 21

بس تم یکسو یعنی حنیفا ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کردو۔۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیز گار بنو اور نماز قائم کرو۔ اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور کئی فرقے بن گئے۔ اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہدایت تو بس اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے

Surat No 2 :سورة البقرة- Ayat No 120

ترجمہ!

آپ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کریں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے، پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار۔

یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی ملت کو ہدایت کہا!

Surat No 2 :سورة البقرة- Ayat No 135

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔ آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا تھے۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورہ نحل۔ آیات 120 تا 122۔ پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسو یعنی حنیفا تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ آخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسو یعنی حنیفا تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ آخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے حنیفا یعنی ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اسوہ حسنہ یا طرزِ عمل کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ احزاب آیت 21 پارہ نمبر 21 میں فرماتے ہیں۔

بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔ اس کے لیے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے جو اللہ تعالیٰ کا اور یوم آخرت کا امیدوار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔ اس کیلئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ ایک سوال ہے اس آیت میں ہمیں طرزِ عمل کو سمجھنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ یعنی رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ کے طریقے کو سمجھنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔ یعنی یہ سوال دو دفعہ آیا ہے۔ پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔
بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔ اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کو اسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیا ہے۔

سورہ الممتحنہ۔ آیت 4 تا 6۔ پارہ نمبر 28

بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا غلامی کرتے ہو بیزار ہیں۔ ہم نے تمہارا انکار کر دیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے۔ جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔ جو ایک ہے۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزِ عمل کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے ان لوگوں کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزِ عمل میں ہمارے لیے اور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ آئیں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرزِ عمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی غلامی کرتے ہو ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں۔ ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔ اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہے اور ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنانا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے۔

خواتین وحضرات

ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کا طرزِ عمل یہ تھا۔ یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔ کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔ اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔ اور اسی سے رجوع رہتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرزِ عمل نبی کا بھی تھا اور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرزِ عمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرزِ عمل سے واقف ہیں۔ یا ہم اس طرزِ عمل سے پھر چکے ہیں۔ یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرزِ عمل سے پھر چکے ہیں۔ یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزِ عمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ مِلتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔ یعنی ابراہیم کی ملت۔ یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ ابراہیم کی قوم یا گروہ۔ یعنی ابراہیمؑ کے ساتھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔ بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے

۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔یعنی ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس سے پھر جائے۔یعنی مرتد ہو جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔اے میری قوم میں بے زار ہوں۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا ہے۔جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

سورہ انعام آیات 74 تا 79 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے۔تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی۔تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔تو کہا۔یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پا جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔تو کہا یہ میرا رب ہے ۔پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔یہ سب سے بڑا ہے۔پھر جب وہ غروب ہو گیا۔تو کہا۔اے میری قوم میں بے زار ہوں۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔
میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا ہے۔جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔اے میری قوم میں بے زار ہوں۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔
میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا ہے۔جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں یعنی ان کی ملت کے بارے میں اللہ تعالیٰ مکمل بات چیت کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ اور ایمان لانے والے صحابہ کرام نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔

سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یکسو فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا تھا۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھا۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں یعنی جو اللہ کی آیات کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ سے قریب تر وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات مان لیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ماننے والوں کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

خواتین وحضرآت!

رسول ﷺ تو ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے تھے۔کیا ہم لوگ بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔تو ہم ایمان والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمارا بھی ولی ہوگا۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کررہی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کووحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

سورہ نحل۔آیت 123۔پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کووحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔جو یکسو تھے۔یعنی ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جوآیت پیش کررہی ہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم ہے۔

سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔جو درست دین ہے۔۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے ۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

آئیں اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

کہہ دو بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔جو درست دین ہے۔۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں ۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کر رہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا طریقہ موجود ہے۔جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔یہ صراطِ مستقیم ہے۔جو رسول ﷺ کا دین ہے۔اور رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔

جو انہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور انسان جو عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تمھیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ بھی رسول ﷺ کے لائے دین یعنی ابراہیم کی ملتؑ کے طریقے میں اختلاف کریں گے۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو سب بتا دے گا۔جو وہ کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر تھے۔

سورہ نحل۔ آیات 120 تا 123۔ پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی ملت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسوتھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

بے شک ابراہیمؑ کی ملت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسوتھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

اس اسوہ حسنہ کے طریقے کی اطاعت کا نبی کریمؐ کو حکم دیا گیا ان آیات کو غور سے پڑھیں یہ نبی کریمؐ کا اسوہ حسنہ تھا طرز عمل تھا۔ کیا یہ ہمارا بھی طرز عمل ہے۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا ہم فرقہ پرستوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔ کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 95۔ پارہ نمبر 4

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یکسو تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ طرز عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سورۃ البقرہ۔ آیت 130۔ پارہ نمبر 1

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کرلیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔ بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کرلیا تھا۔ اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرزِ عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔ تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہوگا یادرہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔ یعنی تعریف کر رہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔

سورۃ النساء۔ آیت 125۔ پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہوسکتا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔ اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔ اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔ جو یکسو تھے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی تعریف کی جارہی ہے۔ اور اس انسان کے طرزِ عمل کی بھی تعریف ہورہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنالیں گے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں میں شامل ہوجائے گا۔ اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔ یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرزِ عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کا تھا۔ اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرزِ عمل کو اختیار کرے گا۔ وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔ یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ یعنی مسلم تھے۔ یہ ابراہیمؑ کا طرزِ عمل تھا۔

سورہ البقرہ۔ آیت 131 تا 132۔ پارہ نمبر 1

جب ابراہیمؑ سے اس کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہو جا یعنی اسلام لے آ تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوں۔ یعنی اسلام لایا۔ اس بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔ کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔ بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کو دکھا رہے ہیں۔ وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس سے کہا کہ فرمابردار ہو جا تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہو گیا یعنی اسلام لایا۔ اسی طریقے پر چلنے کی وصیت حضرت ابراہیمؑ نے اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔ کہ بیٹوں بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فرمابرداری والے دین کو منتخب کیا ہے لہٰذا تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا۔ یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہمیں سمجھانے کے لیے رسولوں کا دین دکھایا گیا۔ کہ وہ مرتے دم تک صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے تھے۔

یادرہے کہ یہی طرزِ عمل حضور نبی کریم ﷺ کا بھی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں حضرت یعقوب کی وصیت قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام موجود ہے۔ ان میں ابراہیمؑ کے دین کو

بتایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرزِ عمل تھا۔ان آیات میں ہمیں وضاحت سے دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات 133 تا 134۔پارہ1

پھر کیا آپ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب اس نے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اُسی ایک معبود کی بندگی یعنی غلامی کریں گے جس کی بندگی یعنی غلامی آپ نے اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے جو ایک معبود ہے۔اور ہم اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کررہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کی غلامی کرو گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک معبود کی غلامی کریں گے جس کی غلامی آپ اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے کی تھی اور ہم بھی اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے لیے اعمال کیے تھے اور تم اپنے لیے اعمال کرو گے آپ لوگوں سے ایک دوسرے کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔البتہ ہم نے ان کے طریقے کی اطاعت کرنی ہے جس کی اطاعت آپ ﷺ نے بھی کی ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے پیغمبر یعقوبؑ کی وصیت موجود ہے۔تاکہ وہ اس وصیت سے دین سیکھ سکیں۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہیں یعنی مسلم بن کر رہیں۔یعنی کسی فرقے پر نہ ہوں۔

خواتین و حضرات!

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم سے رسولوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ان کے دین کو سکھایا گیا ہے۔اس دین کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہم مسلم تھے یا نہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے یا نہیں تھے۔یاد رہے کہ مسلم اور غلامی کا ایک ہی مطلب ہے۔

خواتین و حضرات!

رسول ﷺ نے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہی پیغام پہنچایا۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ آلِ عمران۔آیت 102 تا103 کا پہلا حصہ۔پارہ4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین و حضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو مسلم نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔تو کافر ہو جائیں گے۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین و حضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے۔یعنی اسوہ حسنہ سکھایا گیا ہے۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔کہ جس طرح رسول ﷺ مسلم بنے۔اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔اگر ہم اس طرح مسلم نہیں بنتے۔ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہو گئے

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

اوروہ کہتے ہیں کہ یہودی ہوجاؤیانصرانی ہوجاؤ ہدایت پاجاؤ گے کہہ دونہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت ۔ جو یکسو تھے یعنی جوسب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گئے تھے اوروہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اوراس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اوران کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اورعیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کوان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تواسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں ۔تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اوروہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزعمل کی وضاحت کررہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی ۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھےاوروہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اوران کی اولاد کو دی گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں ۔جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اورانہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اوراگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں ۔تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے ۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے ۔جس سے نام نہاد اُمتِ مسلم پھر چکی ہے۔یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے ۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔ وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا ۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اوروہ مشرک نہ تھے۔ یہ طرزعمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے ۔جس طرح رسول ﷺ نے کہا اوراسلام لائے ایمان لائے ۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔فرقے بنانا اوراُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ مخالفت ہے۔اور یہ اسلام نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔اس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھارہے ہیں۔جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے ۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

سورہ آل عمران۔آیات 83 تا 85۔پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اوراُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اوران کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اوردوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جارہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اورآسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کررہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ

کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرما بردار ہیں۔اس فرما برداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ۔ایمان لائے ۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے ۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے ۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ سکھایا جا رہا ہے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا مگر ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر دی قرآن پاک کو سمجھنا بھی گوارہ نہ کیا اور اپنے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اسی طرح کر دی جس طرح شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے نافرمانی کر دی تھی ہم نے بھی شیطان کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر دی اور فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اور اسے اسلام سمجھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ یہ فرمابرداری نہیں ہے بلکہ کفر ہے شرک ہے منافقی ہے اور مرتد ہونا ہے۔اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے دشمنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159۔پارہ 8

بیشک جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول کا تعلق ختم کر دیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے ۔قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والےلوگوں کورسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھارہے ہیں۔اوراسلام لا رہے ہیں۔یہ صراط مستقیم ہے۔

سورہ انعام۔آیات 161 تا 163۔پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے جو درست دین ہے۔ابراہیمؑ کی ملت جویکسو تھے وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔کہہ دیجئے کہ میری نماز میری قربانی اورمیری زندگی اورمیری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جوسارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اورسب سے پہلے میں فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔

خواتین وحضرآت!

ان آیات میں رسول ﷺ اسلام لا رہے ہیں یعنی اسلام لانے کا طریقہ سکھارہے ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین کے طریقے کی وضاحت کررہے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی ملت جوایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اوروہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے دی ہے جوبلکل درست دین ہے۔

میری نمازاورمیری قربانی اورمیری زندگی اورمیری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جوسارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہےاورسب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوں۔یعنی مسلم ہوں۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا پیغام سن لیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر تھے کیا آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں۔

ن آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔رسول ﷺ نے اپنا دین سکھایا۔اگر ہم اس طرح اسلام لائیں گے اوراسی طرح کہیں گے تو ہم بھی مسلم ہوں گے۔ورنہ مسلم نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والےلوگوں کورسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھارہے ہیں۔اورقیامت تک آنے والے لوگوں کوبھی خبردارکررہے ہیں۔

سورہ نمل۔آیت 91 تا 92۔پارہ 20

بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اورسب کچھ اُسی کا ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کررہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جوکوئی ہدایت پرآتا ہے تواپنے ہی لیے آتا ہے اور جوگمراہ رہتا ہے تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرمارہے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اور سب کچھ اُسی کا ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کررہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جوہدایت پرآتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی آتا ہے اور جوگمراہ رہتا ہے۔یعنی قرآن پاک کی ہدایت سے بےخبر رہتا ہے۔تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور مسلم تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اورقرآن پاک پڑھنے والے تھےاورقرآن پاک کی ہدایت پرتھے۔اورہمیں بھی اسی سے خبردار کیا۔

کیا ہم لوگوں نے رسول ﷺ کا پیغام سن لیا ہے۔ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں یا گمراہ ہیں!! کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کررہے ہیں؟

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور پوچھتے ہیں۔کہ قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

سورہ ہود۔آیات 12 تا 14۔پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔بیشک آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنا لیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلا سکو بلا لو پھر اگر وہ تمھیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔تو ہم مسلم نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔کہ لوگ مسلم نہ بنے۔اور فرقے بنا کر کافر بن گئے۔اور قیامت والے دن یہ لوگ پچھتائیں گے اور بہت آرزو کریں گے۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی کاش وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔

سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔بہت آرزو کریں گے ۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان لوگ یعنی فرقہ پرست بہت آرزو کریں گے ۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ کیا میں مسلم اور مجرم کو برابر کروں گا۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کر دوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

جو اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو گا یعنی مسلم ہو گا۔اور جو نافرمان ہو گا وہ مجرم ہو گا۔اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز برابر نہیں کریں گے۔

ان آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ آل عمران۔آیت 73۔پارہ 3

اورصرف اس کی مانو جوتمہارے دین کی اطاعت کرے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔اور یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اوراللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ دنیا کے تمام فرقہ پرستوں کو جواب دے رہے ہیں۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ اصل میں ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔اور یہ اس کا قرآن ہے۔یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

یاد رہے کہ قرآن کا ایک صفاتی نام ہدایت ہے۔اور پہلی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ تم مکمل میری فرمابرداری کرو۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا المیہ ہے۔کہ ہم لوگ واضح دلائل یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود ڈگمگا گئے۔پھسل گئے۔آج ہمارے سامنے قرآن پاک اور فرقہ آجائے۔تو لوگ قرآن پاک کی بات کو چھوڑ کر فرقے کی بات مان لیتے ہیں۔ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔فرقوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔نہ اوقات ہے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کی دعا ہے۔ابراہیمؑ مسلم تھے۔اور ایک مسلم امت کی دعا مانگی۔اور رسول ﷺ کی دعا مانگی۔جو لوگوں کی اصلاح آیات کے زریعے کرے۔یعنی پاک کرے۔تاکہ وہ مسلم امت بن جائیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 128 تا 129۔پارہ 1

اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں۔کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم یعنی اپنا فرمابردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو یعنی تیری فرمابردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما۔بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیمؑ دعا کے زریعے رسول ﷺ کو مانگ رہے ہیں۔ کہ لوگوں میں سے انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یعنی گمراہی سے نکالے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے اور اپنی اصلاح کرلی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔ تو ہم ایک مسلم امت ہوں گے۔ جس کی دعا ابراہیمؑ نے مانگی تھی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کریں گے۔ وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہی دیں گے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی تھی یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کی تھی اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑا تھا۔ اور سب لوگوں پر رسول ﷺ گواہی دیں گے۔

سورہ الحج۔ آیت 78۔ پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے۔ ۔ اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔ یعنی مسلم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوہ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تا کہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے ۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام کرے گا۔ وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔ یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔ پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کا نام بھی مسلم تھا۔ اگر ہم فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں تو ہمارا نام بھی مسلم ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ کے دین کی اطاعت کرنے والا ابراہیمؑ کا ہے۔ یعنی ابراہیمؑ سے ہے۔ ابراہیمؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

سورہ ابراہیم۔ آیت 35۔ پارہ 13

وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا بے شک اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ لہٰذا جس نے میری اطاعت کی بیشک وہ مجھ سے ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ تو بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی بات کر رہے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت کرے گا تو وہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے اور جس نے ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت نہ کی تو وہ ابرہیمؑ کا نافرمان ہے۔ بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں بخشنا ہے۔ بڑا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں یوسفؑ اپنا درست دین پیش کررہے ہیں۔اوراپنا درست دین قیامت تک آنے والے لوگوں کوسکھا رہے ہیں۔یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔ ایک رب کی بندگی کرنا درست دین ہے۔

سورہ یوسف۔آیات 37 تا 40۔ پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جوکھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے۔اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔یا اللہ تعالیٰ۔ جو ایک ہے۔زبردست غالب ہے۔اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔اُسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو ۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے۔جو اپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے ۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔جو رسول ﷺ ہمیں پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

سورہ شعراء۔آیات 69 تا 85۔پارہ 19

اور انہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ۔جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا۔ہم بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔اور ان کے پاس جمے بیٹھے رہتے ہیں۔اس نے کہا۔کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ابراہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی غلامی تم اور تمھارے باپ دادا کرتے رہے۔ بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے۔جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں۔کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے۔اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے۔اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی بندگی یعنی غلامی کروں غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسول ﷺ نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپ ﷺ کا بھی تھا۔اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں۔

سورہ عنکبوت۔آیات 16 تا 18۔پارہ 20

اور جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور پرہیزگار بنو۔یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو۔بیشک تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔پس رزق تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور اسی کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کا طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ وضاحت سے بیان کررہے ہیں بلکہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور یہی طرز عمل رسولؐ کا بھی تھا کہ رسول کی ذمہ داری تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔یعنی پیغام پہنچانے والے کی زمہ داری تو مبین پہنچا دینا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دینا ہوتی ہے۔اس کے سوا ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی مگر لوگ اس پیغام کو جھٹلا دیتے ہیں۔

جس طرح آج بھی قرآن پاک کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بنائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کو چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے نکالے گئے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا رسول صرف ایک خدا کی غلامی کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام تعلیمات کی صورت میں ایک کتاب کے ذریعے دیتا ہے مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے کی بجائے کتاب کی اطاعت کرنے کے بجائے فرقوں کی آڑ میں نئے نئے دین ایجاد کرتے ہیں جن کا کوئی ایک بانی ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنے والے اس دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں بغیر اللہ کی کتاب سے اصلاح کیے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے یاد رہے کہ یہی طرز عمل آپؐ کا بھی تھا اور ہمارا بھی یہی طرز عمل ہونا چاہیے ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا خطاب ہے جو اپنی قوم کے علاوہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے رہو اور جھوٹ نا بناؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی غلامی کرتے ہو۔وہ وہ یقیناً تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے روزی تم اللہ تعالیٰ کے پاس تلاش کرو اُس کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔

سورہ الحج۔آیت 31 تا 32۔پارہ 17

یکسو ہوکر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہوجاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹہراتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اسے اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے۔یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں انسان کو طرز عمل سکھایا گیا ہے کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہوجاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اس کے ساتھ شریک ٹہراتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے آسمان سے گر گیا ہو اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21

بس تم ایک اللہ تعالیٰ کے ہوکر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کردو۔یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور پرہیزگار رہو۔ اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں یعنی کئی فرقے بن گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے یعنی فرقہ بنانے سے منع کر رہے ہیں۔ اور ابراہیم کے طرز عمل پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔ جو یکسو تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرتے تھے۔ اور مشرک نہ تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے تھے۔ اگر آپ فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔ تو مشرک ہیں۔ اور ابرہیمؑ کے دین پر نہیں ہیں۔ اور نہ رسول ﷺ کے دین پر ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین پر تھے۔ اگر ہم ابراہیمؑ کے دین پر ہوں گے۔ تو درست دین پر ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ جو انسان قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے گا۔ تو اسے اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

سورہ رعد۔ آیت 36 تا 37۔ پارہ نمبر 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے۔ یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا۔ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔

سورہ اعراف۔ آیات 2 تا 3۔ پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔ تا کہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ماننے والوں کے لیے نصیحت ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔ مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ ہر کسی کی اطاعت سے روک دیا ہے۔ منع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔ مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

سورہ روم۔ آیات 43 تا 45۔ پارہ 21

آپ ﷺ کہہ دو کہ تم زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان کا جو پہلے گزر چکے ہیں اکثر ان میں سے مشرک تھے۔

پس تم اپنا چہرہ دین کی طرف قائم رکھو۔ جو درست ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہو گا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہو گا اور جس نے اچھے عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تا کہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو یعنی نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں طرز عمل سکھایا جا رہا ہے۔ یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ تم اپنا چہرہ دین کی طرف رکھو یہ درست دین ہے۔ اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہو گا۔ یعنی فرقے بنائے ہوں گے تو ان کی نافرمانی کا نقصان انہی کو ہے اور جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔ یعنی جس نے قرآن پاک کی روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

فضل کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر کے اپنے فضل سے بہت کچھ دے گا۔

سورہ صافات۔ آیات 83 تا 111۔ پارہ 23

اور بے شک نوحؑ کے طریقے پر چلنے والے ابراہیمؑ تھے۔ جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابردار دل لے کر آیا۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا۔ کہ تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔ تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ پھر اُس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا پھر کہا کہ بے شک میں تو بیمار ہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔ پھر وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور کہا کیا تم کھاتے نہیں۔ تمھیں کیا ہوا ہے۔ کہ تم بولتے نہیں ہو۔ پھر دائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگا تب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہا کیا تم اس کی غلامی کرتے ہو۔ جن کو تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ میں ڈال دو۔ انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کا ارادہ کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا۔ ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھر ہم نے اس کو ایک بردبار بندے یعنی غلام کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔ کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے مان لیا۔ اور باپ نے اس کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے اس کو پکارا۔ کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔ اور پیچھے آنے والوں پر اس کو باقی رکھا۔ ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرز عمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری وغلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔

رسولوں کا طرز عمل دیکھنے کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کریں گے اور فرقوں میں نہیں پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری

فرمابرداری اور غلامی سے ہی محبت کرتا ہے اور ہم سے یہی چاہتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل کرے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرزِعمل کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ ہم یہ فرمابرداری صرف قرآن پاک میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر کے اللہ تعالیٰ کے مخلص غلام بن سکتے ہیں۔ یہی رسولؐ کا طرزِعمل تھا۔ اور تمام انبیا کا بھی۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 21۔ پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔ آپ کا جواب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔ تو پھر میرا سوال ہے۔ کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔ کیا جن لوگوں نے فرقے بنائے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں۔ جن کی بات وہ مان رہے ہیں۔

سورہ زخرف۔ آیت 26 تا 28۔ پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرزِعمل دکھایا گیا ہے۔ اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔ کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔ کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔ یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرزِعمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری رہنمائی ہے۔ ہدایت ہے۔ لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرزِعمل بھی تھا۔ کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

سورہ الجاثیہ۔ آیت 16 تا 20۔ پارہ نمبر 25

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور نبوت اور حکومت دی۔ اور ان کو پاکیزہ رزق عطاء کیا اور ان کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔ اور ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے۔ پھر انہوں نے علم یعنی تورات آجانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔ بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے فیصلہ کر دے گا پھر ہم نے آپ کو شریعت یعنی خاص طریقے کے احکام دیے بس آپؐ اس کی اطاعت کرتے رہیں اور ان لوگوں کو

خواہش کی اطاعت نہ کریں جو علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلاشبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزکاروں کا دوست ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے تورات میں اختلاف کیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا۔ اب یہ قرآن پاک ہمارے لیے شریعت یعنی یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص احکام لائی ہے اس قرآن کی اطاعت کریں اور ان لوگوں کے خواہش کی اطاعت نہ کریں جو قرآن پاک کا علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ ظالم یعنی فرقہ پرست ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور پرہیزگاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے جو قرآن کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہے۔ یعنی دوست ہے۔

سورہ زمر۔ آیات 11 تا 20۔ پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلیئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی یعنی غلامی کرو۔ آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندوں یعنی غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔ انہی کیلیئے خوشخبری ہے۔ جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہو جائے۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے ایسے بالاخانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

یہ آیات رسول ﷺ کے دین کے بارے میں ہیں۔ انہیں بار بار پڑھیں۔ بہت ہی اسان ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرز عمل بتا رہے ہیں۔ ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 18۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔ انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔ اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلیئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت

عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ یعنی شرع قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرواور فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے تمام رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔جس کی طرف رسول ﷺ انہیں بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔آپؐ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اور ان کی اطاعت کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اور امیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی نافرمانی کرنے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرداری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول ان آیات میں قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے کو ہدایت حاصل کرنے والا کہا گیا۔

سورہ نحل۔آیت 98 تا 100۔پارہ نمبر 14

بس جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔بیشک اس کا کوئی زور ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے لگوتو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے لیا کرو۔کیونکہ جولوگ ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں شیطان کا اس پر کوئی بس نہیں چلتا جواللہ تعالیٰ کواپنادوست قرآن پاک کے ذریعے بناتے ہیں۔شیطان کا زورتو ان لوگوں پر چلتا ہے جوشیطان کودوست بناتے ہیں اوراللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کرفرقہ پرستوں کواپنادوست بناتے ہیں۔جب قرآن پڑھتے ہیں تو ساری توجہ مفسرکودیتے ہیں۔قرآن پاک پڑھتے وقت ہمیں صرف اورصرف اللہ تعالیٰ کی تحریریعنی کلام پر بھروسہ کرنا چاہے۔شیطان شریک نہیں بنانا چاہیے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اورطرف بلانا شرک ہے۔

سورہ القصص۔آیات 85 تا 86۔پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کوایک انجام کو پہچانے والا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کرآیا ہے اورکون واضح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔آپ کو ہرگز توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پرنازل کی جائیگی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے لہٰذا آپ کافروں کے مددگار نہ بنیے اور ایسا نہ ہونا چاہیے کہ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد کافر آپ کوان پر عمل کرنے سے روک دیں۔آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیں۔اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک اپنے دوستوں کے نام ہے کہ جس نے تم پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کوایک انجام کو پہنچانے والا ہے ۔ان آیات میں نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف وحی نازل ہونے کے بعد کافر یعنی فرقہ پرست آپ کواس پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ ﷺ ان کوقرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے اورشرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں یعنی قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت شرک ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اگر رسول بھی شرک کرتے۔توان کے اعمال بھی برباد ہوجاتے۔

سورہ زمر۔آیات 65 تا 67۔پارہ 24

اور بے شک آپ ﷺ کی طرف اورآپ سے پہلے جورسول گزرے ہیں۔ان پر یہی وحی بھیجی گئی۔کہ اگر تم نے شرک کیا توتمہارے اعمال برباد ہوجائیں گے۔اورتم ضرورنقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرواورشکرگزار غلاموں میں شامل ہوجاؤ۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرنہیں کی جیسا کہ اس کی قدرکرنے کا حق ہے قیامت والے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اورتمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہونگے وہ ان باتوں سے پاک اور بالاتر ہے جو یہ لوگ اس کے شریک ٹہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ آیات فرقہ پرست لوگ باربار پڑھیں جنھوں نے شفاعت کے عجیب وغریب طریقے لوگوں تک پہنچا رہے ہیں صرف اورصرف اللہ تعالیٰ کی حکومت قیامت والے دن ہوگی۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی قدراس طرح کریں کہ قرآن پاک کواردو میں سمجھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پرغورکریں اس کوسچا سمجھیں اوراطاعت کریں۔یہی آسان دین ہے سیدھا دین ہے اوردین فطرت ہے۔فرقہ والوں نے توعجیب وغریب دین لوگوں تک پہنچا کرلوگوں کواللہ تعالیٰ سے دورکردیا ہے اورایسے عجیب وغریب دین سے لوگوں کی کمرتوڑکررکھ دی ہے۔

سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی ۔یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔ انہوں نے نے واضح دلیل آ جانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی بندگی یعنی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی درست دین ہے۔ بے شک جو لوگ کتاب والوں میں سے اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔ وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ یعنی مشرک اور کافر بن گئے۔

سورہ نساء۔ آیات 26 تا 28۔ پارہ 5

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے ان راستوں کو واضح کرے اور ان لوگوں کے طریقے دکھا دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور تمہاری توبہ قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں۔

چاہتے ہیں کہ تم بھی مرتد ہو کر دور جا پڑو۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پیغمبروں کے طریقوں اور راستوں کو واضح کر کے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقے بناتے ہیں وہ ہمیں قرآن پاک سے مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انسان سے بوجھ کم کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج فرقہ پرستوں نے ہماری کمر بوجھ سے توڑ دی ہے وہ اپنی خواہشات کی اطاعت چاہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو نہ دیکھتی ہیں۔ نہ سنتی ہیں۔ اور نہ تمہارے کچھ کام آ سکتی ہیں۔ اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس تم میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔ بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس تم میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔ بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے۔ تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔ پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی۔ تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔ تو کہا۔ یہ میرا رب ہے۔ پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پا جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔ تو کہا یہ میرا

رب ہے۔ پھر جب وہ غائب ہوگیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہوجاؤں گا۔ پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ غروب ہوگیا۔ تو کہا۔ اے میری قوم میں بےزار ہوں ۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی۔ تو اُسنے کہا۔ کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔ حالانکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے۔ اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔ جن کو تم اسکا شریک ٹھہراتے ہو۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے۔ میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور میں اُنسے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے ۔کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹھہراتے ہو۔۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی۔

بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔ انہی کے لیے امن ہے ۔اور یہی ہدایت پر ہیں۔ یہ ہماری دلیل تھی۔ جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی۔ ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کردیتے ہیں۔ بیشک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔ جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے۔ بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد کی ہے۔

پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔ اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ ہر چیز غائب ہوجاتی۔ تو وہ بے چین ہوجاتے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی۔ تو میں گمراہ ہوجاؤں گا۔ یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔ یہ تھی وہ بے چین کیفیت ۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔ کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔ اور ان کو دلیل دی کہ کیا میں تمھارے اُن خودساختہ خداؤں سے ڈروں۔ جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے۔ لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے۔ نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔ شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی۔ نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اپنے ایمان میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں ۔تو ان کے لیے امن ہے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔ جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ اسکو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔ تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہوگی۔

اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے۔ تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم یعنی فرمانی کی آمیزش ہوتی۔ اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے ۔تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دیتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 84 تا 92 پارہ 7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔ یعنی کتاب دی تھی۔ اور انکی اُولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔ اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا ۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔ اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہوجاتے یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔ بس اگر یہ اس کا کفر کریں۔ تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کردیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔

تو یہی لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت

ہے۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق ہے۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اوراس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تا کہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبردار کریں ۔اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضورﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسولﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو خبردار کریں ۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دی۔اور پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔۔

سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی امت تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تا کہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنھیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔پس اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اُس سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں میں اختلاف حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشخبری والے اور ڈرانے والے یعنی رسول بھیجتے ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کو پہنچاتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے وہ لوگوں کے اختلاف دور کرتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے ایمان والوں کو راہنمائی مل جاتی ہے سیدھا راستہ مل جاتا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ صرف قرآن پاک کے زریعے سیدھے راستے کی ہدایت کی اجازت دیتا ہے

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا 16۔پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت یہ ہے۔کہ قرآن پاک کے ذریعے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ اور کسی دین کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔آپ کا جواب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔بلکہ منع کیا ہے۔تو پھر میرا سوال ہے۔کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔اس طرح تو ہمیں سیدھے راستے کی اجازت کبھی نہیں مل سکتی۔

خواتین وحضرات!

اس لیے کہ جن فرقوں کی لوگ غلامیاں کر رہے ہیں۔ان لوگوں نے اپنی ہی شرع ایجاد کر لی ہے۔جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہیں اجازت نہیں دی۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔یعنی دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے کسی دین کی اجازت نہیں دی۔جس کی تفصیل آپ اس کتاب میں دیکھ رہیں ہیں۔

سورہ انبیاء آیت 48 تا 70 پارہ 17

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی روشنی دی تھی۔جو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت تھی۔جو لوگ اپنے رب کو بن دیکھے ڈرتے تھے۔اور وہ قیامت سے بھی ڈرتے تھے۔اور یہ نصیحت یعنی قرآن بڑا بابرکت ہے۔جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔اور ہم نے ابرہیمؑ کو ہدایت دی تھی۔اور ہم اس سے خوب واقف تھے۔اور جب اس نے اپنے باپ آذر سے کہا۔کہ یہ کیا بت ہیں۔جنکی پرستش کے لیے تم بیٹھے ہو۔انہوں نے کہا۔کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی غلامی کرتے دیکھا ہے ابراہیمؑ نے کہا۔کہ تم اور تمھارے باپ دادا واضح گمراہی میں ہیں۔وہ بولے۔کیا تم ہمارے پاس سچ لائے ہو۔یا مذاق کر رہے ہو۔ابرہیمؑ نے کہا۔بلکہ تمھارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم چلے جاؤ گے۔تو میں ان کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔پھر اس نے ان کے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔سوائے بڑے بت کے۔تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔بیشک وہ بڑا ظالم ہے۔وہ بولے۔کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا ہے۔جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔انہوں نے کہا۔اسے لوگوں کے سامنے لاؤ۔تا کہ لوگ اس کی گواہی دیں۔وہ بولے۔اے ابراہیمؑ کیا یہ کام تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔تو اسنے کہا بلکہ ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا۔پھر اگر یہ بولتے

ہیں۔تو ان سے پوچھ لو۔ پھر انہوں نے آپس میں رجوع کیا۔ پھر کہنے لگے۔کہ بیشک تم ہی ظالم ہو۔ پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا۔کہ تم جانتے ہو۔کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔

حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انکی غلامی کرتے ہو۔ جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں۔اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔

افسوس ہے۔تم پر ان کی جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔انہوں نے کہا اسے آگ میں جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔اگر تمھیں کچھ کرنا ہے۔اور ہم نے کہا۔اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا۔مگر ہم نے ان کو نقصان میں ڈال دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ بت پرست لوگ حضرت ابراہیم کو ظالم کہہ رہے ہیں۔ یعنی نافرمان۔مگر اُن کے کہنے سے وہ ظالم نہیں بن جائیں گے بلکہ ظالم وہ ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ظالم کہیں گے۔وہ تو اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے رسول ہیں۔ظالم تو وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔اور واضح گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین اسلام ہے۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ کتاب والوں اور ان پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔

اور فرقے بنانا رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا دین ہرگز نہیں ہے۔فرقہ پرست رسول ﷺ کے دین سے پھر چکے ہیں یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔اور قرآن پاک میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر للہ تعالیٰ کے دین اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کریں گے۔کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جوکوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ایمان لانے کے بعد کفر کرنے کا مطلب ہے۔کسی فرقے کی اطاعت کر لینا۔اس کے لیے ایت دیکھیں۔سورہ ال عمران ایت نمبر 100

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آگیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آگیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ مسلم تھے۔اور اس بات کی گواہی دی۔ قیامت تک ان لوگوں کے سامنے جو

قرآن پاک کے علم میں جھگڑا کرتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود ہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔ یعنی مسلمین ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنا لیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔ لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔ اگر کتاب والا سمجھتے۔ تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔ اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں پوچھ رہے ہیں کہ کیا تم مسلم بنتے ہو۔ یعنی کیا تم اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنتے ہو۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح بندے یعنی غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں بندگی یعنی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح بندے یعنی غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں بندگی یعنی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر لوگ پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ ایمان سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم اور فرعون کی بیوی کی مثال دی۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔ وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو صالح غلاموں کے نکاح میں تھیں۔ مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔ اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔ کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔ جب اس نے دعا کی اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا

دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دےاور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔اس نے اپنے رب کی باتوں کواوران کتابوں کو سچامانا یعنی تصدیق کی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی نافرمانوں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوعورتوں کومنتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اوردونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافرتھیَ۔اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کوفرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ سمجھنا اوران کی اطاعت کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اوراس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اورحضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اوراسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔اوروہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ صرف قرآن پاک کی آیات پر ایمان لانے اور مسلم یعنی فرمابرداری کرنے والے پر قیامت والے دن کوئی غم اورخوف نہیں ہوگا۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جولوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کوخبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے بندوں یعنی غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اورنہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے بندوں یعنی غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اورنہ پریشانی ہوگی۔یہ وہ لوگ ہیں۔جوایمان لائے یعنی جنھوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کومسلم کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کوایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار بھی کہا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون مرتے وقت اسلام لایا۔مگر اس کا مرتے وقت کا اسلام قبول نہ ہوا۔کیونکہ اس سے پہلے وہ مسلسل فساد کرتا رہا۔اوراللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اورہم نے بنی اسرائیل کودریا سے پار کردیا۔پھرفرعون اوراس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تواس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اورمیں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلمین میں سے ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اورفساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگراس کے ایمان کواللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کررہے ہیں۔آئیں اب اصلی ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔ یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات ماننے والے اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے والے ۔کو مسلم کہتے ہیں۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تا کہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں ۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا ۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ یوسفؑ نے اسلام کی حالت میں موت مانگی۔

سورہ یوسف آیات 101 تا 104 پارہ 13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔ جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی آیات صرف ایمان والوں کو سنا سکتے ہیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالی پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔پھر فرمابردار یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے ۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری بندگی یعنی غلامی کرو۔اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کر رہے ہیں۔کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اور اختلاف کا شکار ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں۔۔۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دو اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ااور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے بندوں یعنی غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

کہہ دو اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا

حکم آجائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔رسول ﷺ اپنے دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو آگاہ کر رہیں ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

غلامی کے بارے میں حضرت عیسیٰ ؑ کا خطاب؟

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک بندہ یعنی غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰ ؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے بس تم اس کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰ ؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰ ؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی تھا۔اور یہ سیدھا راستہ تھا۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا بندگی یعنی غلامی کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یاسین۔آیات 60 تا 70۔پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی بندگی یعنی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر یعنی نافرمانی کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے۔پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔یہ خطاب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بھی کفر کرنے والے لوگوں سے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کہیں گے۔کہ کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی بندگی یعنی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا س کفر یعنی نافرمانی کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان

کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے

خواتین وحضرات!

یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کر رہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔؟ یا کافروں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کی غلامی کر رہے ہیں۔ جن پر االلہ تعالیٰ کی عذاب والی بات ثابت ہونے والی ہے۔ کہ وہ شیطان کی غلامی کرنے والے تھے۔ کیونکہ لوگ فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔

سورہ مومن آیات 65 تا66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی بندگی یعنی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔ یعنی اسلام لے آؤں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی بندگی یعنی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔ یعنی اسلام لے آؤں۔

خواتین وحضرات!

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا درس دیتے رہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا درس دیتے

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ انعام 56 تا58 پارہ7

آپ ﷺ کہہ دو کہ مجھے اُن کی بندگی یعنی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ ظالموں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مجھے اُن کی بندگی یعنی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔ جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کر دیتا۔ مگر میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب پکھتے ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

سورہ زمر آیات 64 تا 66 پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو۔اے جاہلو۔کیا تم مجھے کہتے ہو۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی بندگی یعنی غلامی کروں۔اور بیشک آپ ﷺ اور اُن کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول ہو گزرے ہیں۔اُن کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔وہ کہہ رہے ہیں اے جاہلو تم مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی کرنے کو کہتے ہو۔آپ ﷺ اور پہلے آنے والے تمام رسولوں کو وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔اسلیے صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔

مگر ہم لوگوں نے رسول کے خطاب کو نظر انداز کر دیا ہے اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

بندگی یعنی غلامی کے بارے میں حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود۔آیات 58 تا 63۔پارہ نمبر 12

اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہوؐد اور انکے جو ساتھ ایمان لائے تھے۔ان کو نجات دی۔اور انہیں سخت عذاب سے بچالیا۔

اور یہ قوم عاد تھی انہوں نے اپنے رب کی آیات اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔اور ہر مغرور اور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا کفر یعنی نافرمانی کی تھی۔یاد رکھو کہ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی۔اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس سے بخشش طلب کرو پھر توبہ کرو۔بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔کیا تم ہمیں ان کی بندگی یعنی غلامی سے روکتا ہے جن کی بندگی یعنی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو۔تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔تم تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔وہ کہتے ہیں۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی غلامی کے لائق نہیں۔لوگوں نے جواب دیا کہ اے اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں۔تم ان کی غلامی سے روکتے ہو۔جن کی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔صالح نے جواب دیا۔کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔ان آیات میں آپ لوگوں نے حضرت صالح کا دین دیکھا وہ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے۔

سورہ البقرہ، آیات 256 تا 257، پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہو گئی ہے۔جو انسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے۔جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں۔وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔

اور وہ لوگ جو کافر ہیں ۔کافر کہتے ہیں۔نافرمان کو ۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے ۔کہ دو معبود نہ بنالو بیشک معبود تو بس ایک ہی ہے۔لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔اُسی کا ہے۔جو سب کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔اور خالص اُسی کا دین چل رہا ہے۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ دو معبود نہ بنالو۔معبود تو صرف ایک ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی زات نہیں۔جو بندگی یعنی غلامی کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔تو پھر سوال یہ ہے کہ پھر رسول کی اطاعت کا غلط انداز ہے۔کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔اس طرح تو دو خدا بن گئے۔زمین اور آسمانوں میں صرف اُس کا دین یعنی حکم چل رہا ہے۔کسی اور کا حکم چلتا تو اُس کا بھی دین چلتا اور وہ بھی خدا ہوتا۔اگر ہم احادیث کی اطاعت وحی کی طرح کرتے ہیں۔تو گویا دو خدا ہیں۔اور خالص غلامی نہیں کر رہے۔شرک کر رہے ہیں۔

سورہ زمر آیات ا تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی بندگی یعنی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کر دیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔بندگی یعنی غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور جو دوسروں کی بندگی یعنی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں۔ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔جو اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں۔کہ اس طرح ان کو قرآن پاک سمجھنا اچا ہیے۔اس طرح وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

سورہ حج آیات 71 تا 72 پارہ 17

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ان ظالموں کا کوئی بھی مدد گار نہ ہوگا۔اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو آپ ان کے چہروں پر نا گواری دیکھتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں آپ کو اس سے نا گوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اور ظالم بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔جو انہیں ہماری آیات سناتے

ہیں۔ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔ کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آجاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔آگ کا۔قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے۔کہ ان نام نہاد مفسروں کی مدد سے قرآن پاک سیکھو۔یا اپنے اپنے فرقے کے مطابق سیکھو۔یا آیات کی تاریخ میں بیٹھ کر غور کرو۔اور فرقے بناتے پھرو۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اور اس کی بندگی یعنی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو ساری دنیا کے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غلام ہوتا ہے۔وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔کیونکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔تمام فرقہ پرست نعرے لگاتے ہیں کہ غلام ہیں۔غلام ہیں۔رسول کے غلام ہیں۔اسطرح تمام فرقہ پرست مشرک ہیں۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 6 پارہ 30

کہہ دو اے کافرو۔میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی بندگی یعنی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔ وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہوں گے۔اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ورنہ کافر ہونگے۔رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہونگے۔

سورہ نحل۔آیات 86 تا 89۔پارہ نمبر 14

جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔وہ انہیں بھول جائیں گے۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی نافرمانی کی۔ اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ؐ پر ایسی کتاب نازل کی

ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جن لوگوں نے اپنے فرقوں کو معبود بنا رکھا ہے۔اور مشرک بن چکے ہیں ان آیات میں اُن کا حال بیان کیا گیا ہے۔جو قیامت والے دن ان کا ہونے والا ہے۔جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔وہ انہیں بھول جائیں گے۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکا ہوگا انہیں اس فساد کے بدلے عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم ہر امت میں گواہ کھڑا کر کے گواہی لیں گے۔پھر کسی کو بے قصور ہونے کا اور توبہ استغفار کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا ظالم لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے جھک جائیں گے اور جو کہانیاں وہ بناتے تھے وہ سب بھول جائیں گے۔

مشرک کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں اور ظالم کسے کہتے ہیں۔مشرک کسے کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

تمام رسول صرف ایک رب کی بندگی یعنی غلامی کا حکم کرتے ہیں۔وہ کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔

سورہ آل عمران۔آیت 79 تا 80۔پارہ نمبر 3

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پیغمبر خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔اور وہ لوگوں کو اپنی غلامی نہیں سکھاتے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی سکھاتے ہیں۔کیا وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں گے۔فرمابردار بنانے کے بعد۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی بات کر رہے ہیں۔کہ جو اپنے بیان اور زبان سے قرآن کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ کبھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

(حصہ سوم)

عبد تعبد نعبد تعبدون اور غلام کسے کہتے ہیں،

نمبر 3۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کو دینِ خالص یعنی اسلام کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورہ فاتحہ میں سکھایا ۔

ایاک نعبدُ وایاک نستعین۔

ہم تیری ہی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

خواتین وحضرات

عموماً لوگ اسکا ترجمہ کرتے ہیں۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ اس کا یہ ترجمہ ہرگز نہیں۔ اس کا اصل ترجمہ ہے۔ ہم تیری بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اور عبادت بھی غلامی میں ہی آتی ہے۔

مثال

سورہ مریم آیات 7 تا 8 پارہ 16

اے زکریا۔ بے شک ہم تجھے ایک غلام کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس کا ہم نام پہلے نہیں بنایا۔ زکریا ؑ نے کہا۔ میرا غلام کیسے ہوگا۔ میری بیوی بانجھ ہے ۔ اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ گیا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ یحییٰ ؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ قرآن پاک کھول کر عربی چیک کریں۔ عربی میں غلام لکھا ہوا ہے۔

مثال

سورہ مریم آیات 19 تا 20 پارہ 16

اُس نے کہا۔ کہ میں تمھارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تا کہ میں تمھیں ایک پاکیزہ غلام دوں۔ وہ بولی۔ کہ میرا غلام کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں۔ اور نہ میں بدکار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ فرشتہ عیسیٰ ؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ قرآن پاک کھول کر عربی چیک کریں۔ عربی میں غلام لکھا ہوا ہے۔

مثال

سورہ صافات آیات 101 تا 102 پارہ 23

پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔ کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو جو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل ؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ قرآن پاک کھول کر عربی چیک کریں۔عربی میں غلام لکھا ہوا ہے۔

مثال

سورہ الحجر آیت 53 پارہ 14

انہوں نے کہا۔کہ آپ ڈریں نہیں۔ہم آپ کو ایک علم والے غلام کی خوشخبری دیتے ہیں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ فرشتے حضرت اسماعیلؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ قرآن پاک کھول کر عربی چیک کریں۔عربی میں غلام لکھا ہوا ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو غلام کہہ رہے ہیں۔

عبد کا مطلب ہے۔بندہ یعنی اللہ تعالیٰ کا غلام

مثال

دوسرا کلمہ شہادت

میں گواہی دیتی ہوں۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔حضرت محمدﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

مثال

سورہ مومنوں آیات 45 تا 47 پارہ 18

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو معجزوں اور واضح دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے۔وہ کہنے لگے۔کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں۔حالانکہ ان کی قوم ہماری غلام تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے غور کیا۔کہ یہاں غلاموں کے لیے عابدون کا لفظ آیا ہے یعنی غلام قوم۔عبد یا عباد کا مطلب ہے۔غلام

قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق اس کا مطلب ہے غلامی۔اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے۔کہ ان کی قوم ہماری عبادت کرتی تھی۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور مثال دیکھتے ہیں

مثال

سورہ شعراء آیات 10 تا 22 پارہ 19

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ کو پکارا۔کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔فرعون کی قوم کے پاس۔کیا وہ ڈرتے نہیں۔موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں اس بات سے ڈرتا ہوں۔کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔اور میرا دل تنگ ہوتا ہے۔اور میری زبان نہیں چلتی۔اسلیے ہارون کو بھیج دیں۔اور میرے ذمہ ان کا ایک جرم ہے۔میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔ہرگز نہیں تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمھارے ساتھ سننے والے ہیں تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تمھیں نہیں پالا تھا۔اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس نہیں گزارے تھے۔اور وہ کام بھی تم نے کیا تھا اور تو تو نافرمانوں میں سے ہے۔موسیٰ نے کہا۔کہ میں نے وہ کام کیا تھا اور میں بے خبروں میں سے تھا۔میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا۔پھر میرے رب نے مجھے حکمت یعنی تورات دی اور مجھے رسولوں میں شامل کر لیا۔اور جس نعمت کا تو جو احسان جتلا رہا ہے۔کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے غور کیا۔کہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو جواب دیا کہ تو جو احسان جتلا رہا ہے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا تھا۔اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے۔کہ

بنی اسرائیل تمھاری عبادت کرتی تھی۔

ہم نے ان مثالوں سے سیکھا کہ عابدون یا عبدت کا مطلب غلامی کے ہیں۔ جب ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ یعنی غلامی کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح جب ہم روزہ رکھتے ہیں۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی ہی کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح حج بھی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا ایک نمونہ ہے۔

مثال

سورہ النحل آیت 75 پارہ 14

اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ کہ ایک غلام ہے۔ جو دوسرے کے اختیار میں ہے۔ اور کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتا۔ اور ایک وہ شخص ہے۔ جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دیا ہے۔ پھر وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے۔ کیا وہ دونوں برابر ہیں۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ بلکہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ عبد کا مطلب غلام بتا رہے ہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ غلام کو قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق عبد کہتے ہے۔ اُمید ہے کہ آپ کو عبد کا مطلب غلامی کی سمجھ آ گئی ہوگی۔ اور یہ ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے سیکھا۔ اس کے علاوہ بھی قرآن پاک میں بہت دفعہ غلاموں کا لفظ آیا ہے۔ جس کا مطلب عبد یا عباد ہوتا ہے۔ مثلاً غلاموں کے نکاح کر دیا کرو۔ غلام کے بدلے غلام وغیرہ وغیرہ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں

آئیں سورہ الکافروں پارہ نمبر 30 کا ترجمہ اوپر دی گئی مثالوں کے مطابق کرتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق کرتے ہیں۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو ساری دنیا کے کافرو یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غلام ہوتا ہے۔ وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔ کیوکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 306

کہہ دوائے کافرو۔ میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔۔ جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔ اور نہ تم اسکی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔ جس کی بندگی یعنی غلامی میں کرتا ہوں۔ اور نہ ہی میں اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوں۔ جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔ اور نہ ہی تم اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔ جس کی میں بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی تھا۔ اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔ اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔ تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ ورنہ کافر ہونگے۔ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہونگے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 79 تا 80۔ پارہ نمبر 3

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔ کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔ اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا۔ مسلم ہونے کے بعد۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پیغمبر خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کو اپنی غلامی نہیں سکھاتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی سکھاتے ہیں۔ کیا وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے کفر کا حکم دیں گے۔ مسلم بنانے کے بعد۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23
آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی بندگی یعنی غلامی کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اس کا فرمابردار بنوں آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے کہہ دیجیے۔کہ میں تو صرف دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کی بندگی یعنی غلامی کروں گا۔تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی یعنی غلامی کرو کہہ دیجیے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔خبردار یہی واضح نقصان ہے ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور انکے نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے اے میرے غلاموں مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور وہ لوگ جو طاغوت کی بندگی یعنی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے ان کے لیے خوشخبری ہے لہٰذا میرے غلاموں کو خوشخبری سنادو۔جو کلام کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں پر عمل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں جس پر آگ کا عذاب ثابت ہو جائے تو کیا آپ ﷺ اس کو آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے بالا خانے ہونگے جن کے اوپر اور منزلیں ہونگی جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں نبی ﷺ کا خطاب ہے۔وہ فرماتے ہیں۔کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کروں اور مجھے فرمابردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔میں قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں میں تو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا۔تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔اصل نقصان والے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے خود اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا۔یادرکھو یہی بہت بڑا نقصان ہے۔پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے برے انجام سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔اے میرے غلاموں۔مجھ سے ڈرو وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے یعنی قرآن پاک کی طرف رجوع رہے۔اور قرآن پاک کی اعلیٰ باتوں پر عمل کرتے رہے۔یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرتد کی سزا موت نہیں ہے۔ہر کوئی اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور سزا بھی خود اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ عقل مند لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14
اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔کہ دو معبود نہ بنالو بیشک معبود تو بس ایک ہی ہے۔لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔اُسی کا ہے۔جو سب کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔اور خالص اُسی کا دین چل رہا ہے۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ دو معبود نہ بنالو۔معبود تو صرف ایک ہے۔یعنی غلامی کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات صرف ایسی ہے جس کی غلامی کی جاسکے۔تو پھر سوال یہ ہے کہ پھر رسول کی اطاعت کا غلط انداز ہے۔کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔اس طرح تو دو خدا بن گئے۔زمین اور آسمانوں میں صرف اُس کا دین یعنی حکم چل رہا ہے۔کسی اور کا حکم چلتا تو اُس کا بھی دین چلتا اور وہ بھی خدا ہوتا۔اگر ہم احادیث کی اطاعت وحی کی طرح کرتے ہیں۔تو گویا دو خدا ہیں۔اور خالص غلامی نہیں کر رہے۔شرک کر رہے ہیں۔

سورہ زمر آیات ا تا 3 پارہ 23
یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی بندگی یعنی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کردیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر یعنی نافرمان ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور

جودوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردیں۔ ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔ کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔ اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔ جو اپنے مفسر کی نظر سے قرآن پڑھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح ان کو قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔ اس طرح ان کو قرآن پاک کی سمجھ تو نہیں آتی۔ بلکہ وہ مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔ یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔ اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب۔ رسول ﷺ کی اطاعت کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ دین ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ وہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔ اور آپ ﷺ کہہ دو ان کو جن کو کتاب دی گئی ہے۔ اور امیوں سے۔ کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہتے ہو۔ یعنی کیا تم بھی اسلام لاتے ہو۔ اگر وہ فرمابردار بن جائیں یعنی اگر وہ اسلام لے آئیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی نافرمانی کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبیؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔ آپؐ تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔ اور اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔ یعنی اسلام لانے والے۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے گا۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مرگئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

یادرہے کہ سورہ آل عمرآن کی آیت نمبر سواور ایک سو پانچ کے مطابق فرقے بنانے والے کواللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والا کہا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی نافرمانی کی اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

سورہ البقرہ، آیات 256 تا 257، پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں: یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔جو انسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ جنہوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور وہ لوگ جو کافر۔کافر کہتے ہیں۔فرقہ بنانے والے کو۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور فرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا پہلا حصہ پارہ 6

آج ہم نے تمھارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام یعنی فرمابرداری کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ہم اسلام پر ہیں یا کفر پر۔

سورہ البقرہ آیات 138 تا139 پارہ1

ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہو سکتا ہے۔اور ہم تو اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہیں۔کیا تم اللہ تعالیٰ کے معاملات میں ہم سے جھگڑتے ہو۔ حالانکہ وہی تمھارا رب ہے ۔اور وہی ہمارا رب ہے۔اور تمھارے لیے تمھارے اعمال اور ہمارے لیے ہمارے اعمال۔اور ہم تو صرف اُسی کے خالص ہیں۔

خواتین حضرات

یہ نبی ﷺ کا خطاب ہے۔ نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کا رنگ قبول کرتے ہیں۔اور ہم تو اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہیں۔اور ہم تو خالص اللہ تعالیٰ کے ہیں

۔جھگڑے کی تو بات ہی کوئی نہیں ہے۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمھارے لیے تمھارے اعمال۔

خواتین وحضرات

ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار ہی نہیں کیا۔آپ کو ہر طرف فرقوں کا رنگ نظر آئے گا۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کریں۔صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں اور خالص اُسی کے بن جائیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔اگر ہم اس کی فرمابرداری کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کر لیں گے۔

سورہ صافات۔آیات 167 تا 170۔پارہ نمبر 23

اور بے شک وہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی نصیحت یعنی (کتاب) ہوتی تو ہم ضرور اللہ تعالیٰ کے خالص بندے یعنی غلام ہوتے۔پھر انہوں نے اس یعنی قرآن پاک سے کفر کر لیا۔اب انہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب قرآن پاک نہیں آیا تھا تو لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی کتاب آئی ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہوتے۔ مگر جب قرآن پاک آ گیا۔تو انہوں نے اس سے کفر کر لیا۔ یعنی فرقے بنا لیے۔اب انہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ انعام 56 تا58 پارہ7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتا تا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجیے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ ظالموں سے خطاب کر رہے ہیں ۔ جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو

ٹوک جواب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔بیشک اس طرح میں گمراہ ہوجاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کردیتا۔مگر میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

سورہ رعد آیت 36 کا آخری حصہ اور 37 پارہ 13

آپ کہہ دیجیے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف میں بلاتا ہوں۔اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے۔اور اگر آپ نے لوگوں کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب تمھارے پاس علم آگیا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسولؐ کا خطاب سنا۔وہ فرما رہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے صرف یہ حکم دیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں۔لہذا میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے واپس جانا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو عربی زبان میں حکم بنا کر نازل کیا ہے۔اگر اس علم یعنی قرآن پاک آنے کے بعد تم نے کسی کی اطاعت کی۔تو تمہیں االلہ تعالیٰ سے بچانے والا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔

خواتین وحضرات!

دونوں مثالوں میں ایک رب کی غلامی کا حکم ہے۔جس کی رسولؐ نے اطاعت کی اور ہمیں بھی اسی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جنہوں نے کفر کیا۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھر انہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تاکہ اللہ تعالیٰ خبیث کو پاک سے الگ کردے پھر خبیثوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ پھر جائیں۔تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے رستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے مفسروں کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتادے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔مگر نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گویا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون

جانتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔تو ہم بھی گمراہ ہیں ہمارا نام نہاد مفسر بھی گمراہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں ہے تو سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قران پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے کہا ہے ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے گا۔اور جہنم میں ڈال دے گا۔

ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہوجائیں۔اور دین صر اللہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی قرآن پاک کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑ لیں۔

درست دین کے بارے میں حضرت یوسفؑ کا خطاب

سورہ یوسف آیات 27 تا40 پارہ12

اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے طریقے کی اطاعت کرتا ہوں ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور سب لوگوں پر فضل ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا الگ الگ معبود بہتر ہیں یا اللہ تعالیٰ۔جو اکیلا زبردست ہے۔تم اللہ تعالیٰ کے سوا صرف چند ناموں کی غلامی کرتے ہو۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔جن کیلیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا۔اُسنے حکم دیا ہے۔کہ اُس کے علاوہ کسی کی غلامی نہ کرو۔یہی درست دین ہے۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات

یہ حضرت یوسف کا خطاب تھا۔جو اپنے باپ دادا کے دین پر تھے۔انہوں نے کہا کہ درست دین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔جبکہ ہم لوگوں نے پیغمبروں کا طریقہ چھوڑ رکھا ہے۔اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔یہ طریقہ تمام رسولوں کا تھا۔رسول ﷺ کا بھی تھا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب یکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 64 تا 66 پارہ 4 2

کہہ دو۔اے جاہلو۔کیا تم مجھے کہتے ہو۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی کروں۔اور بیشک آپ ﷺ اور اُن کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول ہو گزرے ہیں۔اُن کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔وہ کہہ رہے ہیں اے جاہلو تم مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرنے کو کہتے ہو۔آپ ﷺ اور پہلے آنے والے تمام رسولوں کو وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔اسلیے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔

مگر ہم لوگوں نے رسول کے خطاب کو نظر انداز کر دیا ہے اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

دین کے بارے میں حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود۔آیات 58 تا63۔پارہ نمبر12

اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہوؔد اور انکے جو ساتھ ایمان لائے تھے۔ان کو نجات دی۔اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔

اور یہ قوم عاد تھی انہوں نے اپنے رب کی آیات اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔اور ہر مغرور اور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا کفر کیا تھا۔یاد رکھو کہ عاد کیلیے جو ہود کی قوم تھی۔اللہ تعالیٰ کی پھٹکار رہے۔اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس

سے بخشش طلب کرو پھر توبہ کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔کیا تم ہمیں ان کی غلامی سے روکتا ہے جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔تم تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔وہ کہتے ہیں۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی غلامی کے لائق نہیں۔لوگوں نے جواب دیا کہ اے اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں۔تم ان کی غلامی سے روکتے ہو۔جن کی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔صالح نے جواب دیا۔کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔ان آیات میں آپ لوگوں نے حضرت صالح کا دین دیکھا وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے۔

سورہ مومن آیت 14 پارہ 24

بس تم دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے رکھتے ہوئے اُسی کو پکارو اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ خالص دین صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔لہٰذا اللہ تعالیٰ کو پکارو۔چاہے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

رسول ﷺ کا دین کے بارے میں خطاب میں دیکھتے ہیں۔

سورہ مومن آیات 65 تا 66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔یعنی مسلم بن کر رہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے ذریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتے رہے۔لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین میں سے طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ اپنا حکم دینے والوں کو کس نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے ذریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر فیصلے کا وقت

مقرر نہ ہوتا۔تو اب تک فیصلہ ہو جانا تھا۔بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔صرف ان

سے لڑائی کا حکم ہے۔جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اوران لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔

کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اور اختلاف کا شکار ہیں۔

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

کہہ دواے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچا تا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

کہہ دواے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔رسول ﷺ اپنے دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو آگاہ کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔ تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں ۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔ اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔ تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔ تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔ اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔ پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس کی اطاعت کرتے رہو۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے ۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔ اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہیں ۔جس کے قبضے میں ہم سب کی موت ہے۔ اسی مثال کو پھر دوسرے طریقے سے پیش کیا گیا۔ کہ لوگو تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچ آگیا ہے۔ جو اس سے ہدایت حاصل کریگا تو اس کا اپنا ہی بھلا ہے۔ او میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس بات کو رسول ﷺ تیسرے طریقے سے پیش کر رہے ہیں۔ کہ وحی کی اطاعت کرو۔ اور صبر سے کام لو۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

سورہ مومن آیات 60 تا 64 پارہ 24

اور تمھارے رب نے کہا ہے۔ کہ مجھے پکارو میں تمھارے لیے قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری غلامی سے تکبر کرتے ہیں۔ جلد ہی زلیل کر کے جہنم داخل کر دیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی۔ تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔ اور دن کو دکھانے والا بنایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کا شکر نہیں کرتے۔ یہی اللہ تعالیٰ تمھارا رب ہے۔ ہر شئے کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر کہاں تم بہکے پھرتے ہو۔ اور اسی طرح وہ لوگ بہکے پھرتے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ میری غلامی سے تکبر کرتے ہیں۔ وہ لوگ جلد ہی زلیل وخوار کر کے جہنم رسید ہونگے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی غلامی کی وجہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اسنے رات بنائی اور دن بنایا جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ بھکنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں پہلے لوگوں کی اللہ تعالیٰ تفصیل بتا چکے ہیں۔

سورہ نساء آیات 172 تا 173 پارہ 6

عیسیٰؑ کو اس بات میں کوئی شرمندگی نہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ یعنی غلام ہے۔ اور نہ اس کے مقرب فرشتوں کو شرمندگی ہے۔ اور جو کوئی اس کی غلامی سے شرمائے۔ اور غرور کرے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے پاس اکٹھا کرے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا پورا پورا اجر دے گا۔ اور اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی سے شرمائے اور تکبر کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ہی فرشتے شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی غلامی میں شرمندگی محسوس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن انہیں سخت عذاب دے گا۔ مگر ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں یعنی صالح اعمال کے بدلے میں لوگوں کو پورا پورا اجر تو دے گا بلکہ اپنے فضل سے مزید بہت کچھ دے گا۔ یعنی انکے گناہ معاف کر دیگا۔ اور ان پر اپنی رحمت کر دے گا۔ اور ان کو جنتیں عطا کرے گا۔

دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور عیسیٰؑ کا خطاب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری اطاعت کرو ۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔اور میری اطاعت کرو۔ بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے بس تم اس کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

سورہ ذخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک بندہ یعنی غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے ۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُسنے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے بس تم اس کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

سورہ توبہ آیات 32 تا 33 پارہ 10

وہ چاہتے ہیں۔کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھا دیں۔اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو۔یعنی نافرمانوں کو ناگوار ہو۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔اگر چہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

روشنی اور ہدایت اور سچا دین قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اس پر میری پوری کتابیں موجود ہیں۔آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ اس سچے دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کر کے رہے گا۔یہی وہ دین ہے جسے دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔چاہے فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

سورہ احزاب آیت 73 پارہ 22

بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی۔تو انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور وہ اس سے ڈر گئے۔اور انسان نے اسے اپنے زمہ لے لیا۔بیشک انسان بڑا ظالم جاہل ہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ عذاب دے جو منافق مرد ہیں اور جو منافق عورتیں ہیں۔اور جو مشرک مرد ہیں اور جو مشرک عورتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کی توبہ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم نے اپنی امانت یعنی کتاب سب پر پیش کی مگر کسی نے اس کی زمہ داری نہ اُٹھائی۔مگر انسان نے اُٹھالی۔بے شک انسان بڑا ظالم جاہل ہے۔اب جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کے ساتھ منافقی کریں گے اور شرک کریں گے۔یعنی جو فرقے بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔اور ایمان والوں یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کی توبہ قبول کرے گا۔یعنی ایمان والے جو گناہ کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا۔اور ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ایمان والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔منافقوں اور مشرکوں کو تو وہ عذاب دے گا۔یعنی جو فرقے بنائیں گے ان کو تو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

(حصہ چہارم)

نمبر 4 صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں۔

جواب ۔ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا صراط مستقیم ہے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنا سیدھا راستہ ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سوال ۞ سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب ۞ سورہ انعام آیات 127 پارہ 8۔اور یہ آپ کے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جواب دیا ہے"قرآن پاک"جس میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہے۔ان آیات میں قرآن پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

سورہ مریم۔آیت 36 پارہ 16

اور بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا رب ہے بس اس کی بندگی یعنی غلامی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جو ہم سب کا رب ہے۔اس کی غلامی سیدھا راستہ ہے۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اس کی غلامی اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔

آئیں سیدھے راستے کا جواب ایک اور آیت سے دیکھتے ہیں۔

سوال ۞ سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ نور آیت 46 پارہ 18

بیشک ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ سیدھے راستے کا جواب ہے۔قرآن پاک جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح لائل والی آیات بیان کر دیں ہیں اب اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا ان آیات سے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب دوبارہ قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں اور ایک دوسری جگہ سے صراط مستقیم کا جواب تلاش کرتے ہیں۔سورہ یاسین آیات 4 تا 5 پارہ 22۔آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں جو زبردست اور بڑے ہی مہربان کا نازل کیا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پاک سیدھا راستہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے۔یعنی رسول ﷺ سیدھے راستے پر ہیں۔قرآن

پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب قرآن پاک سے دوبارہ سیدھا راستہ تلاش کرتے ہیں

سورہ زخرف آیات 43 تا 44 پارہ 25

جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑلیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے لئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے کہ قرآن پاک سیدھا راستہ ہے اور ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا لہذا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑلیں۔

ان مثالوں کو مزید پختہ کرنے کیلئے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔

سورہ تکویر آیت 27 تا 28 پارہ 30

''یہ قرآن تو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو کوئی تم میں سے سیدھا چلنا چاہتا ہو۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت کے طور پر بھیجا ہے وہ لوگ جو گمراہی سے بچنا چاہتے ہیں اور سیدھا چلنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ سیدھا چلنے والوں کیلئے قرآن پاک نصیحت ہے۔

آئیں اب قرآن پاک سے سیدھے راستے کا جواب اور تفصیل معلوم کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب میں آپ کے سامنے قرآن پاک سے دو مختلف جگھوں سے وہ بحث پیش کروں گی جو کہ دنیا بننے سے پہلے کی ہے۔اس گفتگو میں شیطان، اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے ۔کہ چونکہ تو نے مجھے انسان کی وجہ سے گمراہ کیا ہے۔اب میں بھی تیرے بندوں کو سیدھے راستے پر آنے ہی نہیں دوں گا کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی اللہ کی کتاب کی طرف ہی آنے نہیں دوں گا۔پھر دوسری جگہ میں بھی اسی طرح کی گفتگو ہے۔اس گفتگو میں اللہ تعالیٰ، شیطان سے کہتے ہیں کہ جو میرے سیدھے راستے یعنی میری کتاب پر ہوگا تو اسے کبھی گمراہ نہیں کرسکتا۔یاد رہے کہ قرآن پاک ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

آئیں اپنے بیانات کی طرف چلتے ہیں جس میں سیدھے راستے کا جواب اور تفسیر آپ کو مل جائے گی۔

سورہ اعراف۔آیات 11 تا 18۔پارہ 8

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روک دیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہاں سے نیچے اتر۔تیرے لیے نہیں کہ تو یہاں س میں تکبر کرے۔ بس نکل جا۔بے شک تو گھٹیا میں سے ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُس دن تک مہلت دے جب یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تجھے مہلت دی جاتی ہے اُس نے کہا۔چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا البتہ جو بھی ان میں سے تیری اطاعت کرے گا۔تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شیطان، اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے۔ کہ چونکہ تو نے مجھے اس انسان کی وجہ سے گمراہ کیا ہے۔ اب میں بھی تیرے بندوں کو سیدھے راستے پر آنے ہی نہیں دوں گا کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی اللہ کی کتاب کی طرف ہی آنے نہیں دوں گا۔

اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے نہیں دوں گا ان کو ہر طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی تیری کتاب کی طرف آنے نہیں دوں گا۔ یہ شیطان دراصل اپنا بدلہ لے رہا ہے کہ اس انسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ کیا ہے لہذا اب میں بھی اسے گمراہ کر کے رہوں گا۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے اور اس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا صفاتی نام بھی سیدھا راستہ تھا کیا ہم سیدھے راستہ پر ہیں یا کسی شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔

اگر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

اگر ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ تو ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ لوگوں میں سے جو بھی شیطان کی اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

سورہ الحجر آیات 26 تا 43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو اس سے پہلے ہم نے بغیر دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔ جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ دینے سے انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔ اس نے کہا یہ نہیں ہوسکتا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا بیشک تو نافرمان ہے۔ اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن مردے اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔ وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان کو زمین میں خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے اُن بندوں یعنی غلاموں کے۔ جو خالص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے میرے بندوں یعنی غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنی کتاب دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی میرے سیدھے راستے پر ہوگا اس پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام سیدھے راستے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگوں پر شیطان اپنا وار نہیں کر سکتا سیدھے راستے کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کرنے والوں کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔ ان آیات میں شیطان نے اقرار کیا۔ کہ میں تیرے خالص غلاموں کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ یعنی قرآن پاک کو سیدھا راستہ ماننے والے لوگوں کو شیطان گمراہ نہیں کر سکتا۔

خواتین وحضرات!

آپ پوچھیں گے۔ کہ مجھے کیسے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کر رہے ہیں۔ جب آپ سارے مکالمے دیکھیں۔ تو آپ کو بھی پتہ چل جائے گا۔ کہ قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔

جب سے دنیا بنی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمیشہ سے انسان کو سیدھا راستہ دکھانے کیلئے موجود رہی ہے۔ یعنی شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیے موجود رہی ہے۔ تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوں۔ مگر جب ہم قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھیں گے تو شیطان کا مقابلہ کیسے کریں گے۔

سیدھا راستہ اور ہدایت دونوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔اور پہلی کتابوں کے بھی صفاتی نام تھے۔

ان آیات میں قرآن پاک کے بارے میں رسول ﷺ گواہی دے رہے ہیں۔

سورہ ص۔آیات 71 تا 88۔پارہ 23

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کردوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔چنانچہ سب فرشتوں نے مل کر اسے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔اے ابلیس جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اسے سجدہ کرنے سے کس بات نے روک دیا۔کیا تو نے تکبر کیا۔یا تو ہے ہی اونچا درجہ رکھنے والوں میں سے۔اُس نے کہا۔میں اس سے بہتر ہوں۔مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اُسے مٹی سے۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔نکل جا یہاں سے تو یقیناً نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت رہے گی۔وہ کہنے لگا میرے رب مجھے اس وقت تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائیں جائیں گے۔فرمایا بیشک تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔اُس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔سوائے تیرے ان غلاموں کے جنہیں تو نے خالص کر لیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا سچ یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب سے بھر دوں گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔آپؐ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام جہان کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی خبر ہو جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کو حکم دے رہیں ہیں کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔نہ ہی میں کوئی تکلف کر رہا ہوں۔بلکہ یہ قرآن تو تمام جہان کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد یعنی قیامت والے دن تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ قرآن پاک تو ہماری نصیحت تھی۔

ن آیات میں قرآن پاک کو نصیحت کے نام سے پکارا گیا۔نصیحت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔جو لوگ اللہ تعالی کے خالص غلام ہیں۔شیطان ان کو گمراہ نہیں کر سکتا۔جو قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے والے ہیں۔قیامت واے دن سب اس بات کو جان لیں گے۔کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔اور یہ رسول ﷺ کی تبلیغ تھی۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا 32۔پارہ 26

اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کو تمہارے طرف لے آئے تھے تا کہ وہ قرآن سنیں۔پھر جب وہ اس جگہ حاضر ہوئے۔تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ۔پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف آئے کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے سچ کی طرف اور سیدھے راستے کی طر ف ہدایت کرتی ہے۔اے ہماری قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ۔اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا۔اس کیلئے کوئی ولی نہیں ہوگا۔ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنات کا گروہ قرآن پاک کی دعوت دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے یہ دعوت قبول نہ کی اور رسول ﷺ کی آواز نہ سنی اور دعوت کو قبول نہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے انہیں کوئی بچانے والا ولی نہیں ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کی دعوت قبول کرنے والے کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر کے دردناک انجام سے بچا لیں گے۔

سورہ نساء ۔آیات 174 تا 175 ۔ پارہ 6

لوگو! تمہارے رب کی طرف تمہارے پاس واضح دلیل آ گئی ہے یعنی قرآن ۔ہم نے تمہاری طرف ایسی واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے سیدھے راستے کی ہدیت ان لوگوں کو ہوگی۔ جو قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں شامل کرے گا۔ ور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔ ان آیات میں برہان قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔اور روشنی بھی قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔

سورہ المائدہ ۔آیات 15 اور 16 ۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب سے چھپا جاتے ہو اور بہت سے باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں اور انہیں اپنے اجازت سے سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک ان لوگوں کو سلامتی کے طریقے بتاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے پیارے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکالتا ہے اور سیدھا راستے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

سورہ شوریٰ آیت نمبر 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔ اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یاد رکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے اپنے غلاموں میں سے سے چاہتے ہیں قرآن سے ہدایت دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں یہ سیدھا راستہ اُس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔ رسول ﷺ نے قرآن پاک کے زریعے ہماری ہماری رہنمائی کی۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے چاہتے ہیں قرآن سے روشنی دکھا دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں یہ سیدھا راستہ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔ رسول ﷺ نے قرآن پاک کے زریعے ہماری رہنمائی کی۔

سورہ انعام آیات 153 تا 159 ۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے بس تم اس کی اطاعت کرو۔ اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اس کے راستے سے الگ کر دیں گے۔ یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰؑ کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر

بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہ (یہود نصاریٰ) پر نازل کی گئیں تھیں۔ اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا تم یہ کہو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے ہیں کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہیں آئے گا۔ جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بیشک ہم بھی انتظار کرتے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے یعنی قرآن پاک بس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے الگ کر دیں گے ان آیات میں قرآن پاک نازل کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر قرآن پاک نازل نہ ہوتا تو لوگوں نے کس کس طرح کے بہانے کرنے تھے کہ اگر پہلے لوگوں کی طرح ہمارے پاس بھی کتاب ہوتی تو ہم نے ہدایت یافتہ ہونا تھا سیدھے راستے پر ہونا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس کتاب آ گئی ہے اب تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے اور لوگوں کو فرقہ بنانے سے منع کیا کہ فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یاسین۔ آیات 60 تا 70۔ پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ ڈرائے ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ یہ خطاب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بھی کفر کرنے والے لوگوں سے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کہیں گے۔ کہ کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر یعنی فرقہ پرستی

کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبر دار کرے۔ ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے

خواتین وحضرات!

یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔؟ یا کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی غلامی کر رہے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہونے والی ہے۔ کہ وہ شیطان کی غلامی کرنے والے تھے۔ کیونکہ لوگ فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔

سورہ طہ۔ آیات 134 تا 135۔ پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے آپ ﷺ کہہ دیں ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی انتظار کرو بس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے والے ہیں اور کون ہدایت والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولوں کو بھیجنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں تک پہنچانا ہوتی ہیں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت کر کے ایمان والے بن جائیں۔ آیات کی اطاعت کرنے والے سیدھے راستے پر ہوں گے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔ رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

سورہ قصص۔ آیت 75۔ پارہ 20

اور ہر امت میں سے ہم ایک گواہ نکال لائیں گے پھر ہم کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو پس ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور جو کچھ جھوٹی باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ یعنی رسول کھڑا کریں گے۔ پھر رسول جب اپنی دلیلیں پیش کریں گے تو لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات تو صرف اللہ تعالیٰ کی تھی اور اس کے علاوہ وہ جو باتیں کہانیاں بنایا کرتے تھے وہ انہیں بھول جائیں گی۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔ قیامت والے دن سب جان جائیں گے۔ سب کو پتہ چل جائیگا۔

رسول ﷺ جب قرآن پاک کے لیے دلیلیں پیش کریں گے تو لوگوں کو نام نہاد مفسر فرقے اور ان کی کہانیاں سب بھول جائیں گی۔

سورہ جن۔ آیات 11 تا 17۔ پارہ 29

اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔ اور بعض اس کے علاوہ ہیں۔ ہم مختلف فرقوں پر تھے اب ہم نے خیال کر لیا ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پس جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو نہ کسی نقصان کا

ڈر ہوگا اور کسی زیادتی کا۔ اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرمابردار ہیں اور بعض نا انصاف ہیں۔ بس جو کوئی فرمانبردار ہوگیا تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔ اور جو بے انصاف ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔ تا کہ ہم ان کی آزمائش کریں اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں جنات اپنے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کرنے والے ہیں اور بعض اس کے علاوہ ہیں کہ جنات بھی مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہم انسان مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں۔ یعنی فرقوں پر ہوتے ہیں۔ اور جب جنات نے ہدایت یعنی قرآن پاک کو سنا تو اس پر ایمان لے آئے تو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔ اور جو بے انصاف لوگ ہیں۔ وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔ تا کہ ان کی آزمائش کرے۔ اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

سورہ احقاف۔ آیت 35۔ پارہ 26

بس آپ ﷺ صبر کیجئے۔ جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کیلئے جلدی نہ کیجئے جس دن وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے گویا دنیا میں بس دن کی ایک گھڑی ہی رہے اس پیغام کو پہنچا دیجئے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

سورہ حج۔ آیات 67 تا 68۔ پارہ 17

ہر امت کیلئے ہم نے طریقہ مقرر کر دیا جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ ﷺ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں۔ اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے بلاشبہ آپ سیدھے راستے پر ہیں اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان قیامت والے دن فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر امت ایک طریقے پر چلتی ہے بس آپ ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہیں یعنی قرآن پاک کی طرف کیونکہ آپ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک پر ہیں۔

اب جو لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ وہ سیدھے راستے پر ہوں گے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہوگی۔

سورہ مریم۔ آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کی بندگی یعنی غلامی پر ثابت قدم رہو کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی

غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمان میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ تکویر۔آیات 25 تا 29۔ پارہ 30

اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے پھر تم کدھر چلے جارہے ہو یہ تو تمام جہانوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمام جہانوں کیلئے نصیحت ہے جو انسان بھی سیدھا چلنا چاہتا ہو۔

خواتین وحضرات!

اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔

کیا انسان نہیں جانتا کہ قرآن پاک کس کا کلام ہے۔پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر نام نہاد مفسروں اور فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے پھر تم کدھر چلے جارہے ہو یہ تو تمام دنیا والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔

سورہ حج۔آیات 23 تا 24 پارہ 17

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ان کو پاک کلام کی ہدایت کی گئی تھی اور اُس راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔جو تعریف کے قابل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کو قرآن پاک کے پاکیزہ کلام سے ہدایت ملی ہوگی یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی ہدایت ہوگی وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو ریشمی لباس پہنایا جائے گا سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے یہ ایمان والے لوگ ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔

آئیں حضرت ہودؑ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ سیدھے راستے پر ہے۔

سورہ ہود۔آیت 53 تا 60۔ پارہ 12

انہوں نے کہا اے ہودؑ تم ہمارے پاس تو کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں اور تمہارے کہنے پر نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کس نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے۔ہود نے کہا کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو۔میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔اس کے علاوہ تم سب مل کر میرے بارے میں ہر تدبیر کرلو لو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔جتنے جاندار ہیں سب کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے پھر اگر تم پھر جاؤ۔تو میں نے یقیناً وہ پیغام تم تک پہنچا دیا ہے جس کو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو جانشین مقرر کرے گا اور تم اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔بے شک میرا رب ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ جو اہل ایمان تھے ان کو نجات دی اور انہیں سخت عذاب سے بچالیا اور یہ قوم عاد تھی جنہوں نے اپنے رب کی آیات سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔اور ہر مغرور سرکش

کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائیگی۔ یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ خبر دار رہو۔ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ہود علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب دکھایا گیا ہے آپ نے دیکھا کہ ہود علیہ السلام اپنی قوم کو سیدھا راستہ بتا رہے ہیں کہ سیدھے راستے پر صرف میرا رب ہے اور اگر تم منہ موڑتے ہو تو یقیناً میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں اور اگر تم پھر جاؤ یعنی اپنے رب کے پیغام نہیں مانتے تو وہ تمہارے جگہ دوسری قوم لے آئے گا اور تم اس کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اس کے علاوہ ہودؑ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے رب پر بھروسہ کیا جو میرا اور تمہارا بھی رب ہے جتنے جاندار ہیں وہ سب کی پیشانی تھامے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہماری پیشانی میں ہمارا نظام زندگی پوشیدہ ہے ہماری پیشانی میں چلنے والی لہریں ہمارے کانوں آنکھوں اور دماغ اور دل کے نظام کو کنٹرول کرتا ہے اگر ان لہروں میں زرا سی گڑبڑ ہو جائے تو ہم کھڑے بھی نہ ہو سکیں۔ گر جائیں ہماری آنکھوں کا نظام تباہ ہو جائے یا ہم پاگل ہو جائیں یا ہماری سماعت برباد ہو جائے یا ہم مرجائیں۔ کسی قابل نہ رہیں۔ ہود علیہ السلام اسی پیشانی کو پکڑنے والے پر بھروسہ کرتے ہیں کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام ہے کیا ہم قرآن پاک کو سیدھا راستہ سمجھتے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کو سیدھے راستے پر سمجھتے ہیں کیونکہ یہ قرآن پاک کا جواب ہے ۔حضرت ہودؑ کہتے ہیں۔ کہ میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔ اور یہ جواب رسول کا بھی ہے۔ کیا ہم اس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جس نے ہمارے دماغ کو کنٹرول کیا ہوا ہے۔ اس رب کے سیدھے راستے پر ہیں۔ اس کے پیغام کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کی وجہ بیان کی۔ کہ وہ سب کے پیشانی کو تھامے ہوئے ہے۔ جو کہ ایک ایسا نظام ہے۔ جو کبھی انسان کے سمجھ میں نہیں آسکتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اِن آیات میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا انکار رسولوں کی نافرمانی ہوتی ہے۔ یعنی اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام کی اطاعت ہے

سورہ صٰفّٰت۔ آیات 19 تا 34۔ پارہ 23

بس وہ ایک گرج دار آواز ہوگی۔ بس وہ اچانک دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی یہ تو دین کا دن ہے یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ ان کو اکھٹے کرو۔ جنہوں نے ظلم کیا اور اُن کے ساتھیوں کو اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔۔ اور پھر انہیں جہنم کا راستہ دکھاؤ اور ان کو ٹھہراؤ۔ بیشک ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن بڑے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں سوال کریں گے

کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس بڑی قوت سے آتے تھے وہ کہیں گے بلکہ تم تو ایمان لانے والے نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش قوم تھے پس ہم سب پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہوئی کہ بیشک ہم ضرور چکھنے والے ہیں۔ پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا۔ بیشک ہم خود بھی گمراہ تھے پس بیشک اُس دن وہ عذاب میں سب برابر کے شریک ہوں گے بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت جب ایک گرجدار آواز کے ساتھ قائم ہو جائیگی، ظالم کا مطلب ہے فرقہ پرست لوگ۔ فرقہ پرست لوگ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے یہ وہی لوگ ہیں جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کی غلامی کرتے تھے۔ یعنی مفسروں کی غلامی کرتے تھے۔ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں اپنے فرقوں اور معتبروں کی اطاعت کرتے رہے۔ آج بھی لوگوں کو قرآن پاک سے اصلاح کی خاطر آیت دکھائی جائے تو وہ اپنے عالموں، فرقوں مفسروں کو اللہ تعالیٰ کی بات پر ترجیح دیتے ہیں قیامت والے دن یہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے۔ کوئی اپنے مفسروں، فرقوں اور عالموں کی مدد نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی ان کے مفسران کی مدد کر سکیں گے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کے جرم میں عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے اور انہیں جہنم کا راستہ دکھایا جائے گا۔ فرق صرف جرم

کا ہوگا۔مفسر بڑے مجرم اور فرقہ پرست ان سے چھوٹے مجرم ہوں گے۔سب گمراہ اللہ تعالیٰ کے مجرم کی حیثیت سے کھڑے ہونگے۔

سورہ رعد۔آیت 36 کا دوسرا حصہ تا 37۔پارہ نمبر 13

آپ کہہ دیں کہ مجھے تو صرف االلہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بناؤں لہٰذا میں اس کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی طرف لوٹنا ہے۔اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اب اگر آپ نے اس کے علم کے باوجود جو آپ کے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ کوئی اس کی پکڑ سے تم کو بچا سکتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اا پنا علم اور حکم کہہ رہے ہیں آپ نے نبی کریمؐ کا پیغام سنا آپ فرما رہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کروں میں اس کی طرف دعوت دیتا ہوں اس کی طرف لوٹنا ہے۔

خواتین وحضرات!

پھر قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر نازل کیا ہے۔اب قرآن پاک کا علم آپ پاس پہنچ چکا ہے جس نے اس علم کو چھوڑ کر لوگوں کے خواہش کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچا سکتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے رسولؐ کی فرمابرداری دیکھ لی کیا ہم یہ فرمابرداری کر رہے ہیں۔ ہرگز نہیں ہم سب فرقوں کی فرمابرداری کر رہے ہیں۔اگر ہم باز نہ آئے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔اور نہ ہی کوئی ہماری مدد کر سکے گا۔کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔کیونکہ قرآن چھوڑ کر اپنے فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔

سورہ الحج۔آیات 54 تا 57۔پارہ 17

اور تا کہ وہ جان لیں جن لوگوں کو علم ملا ہے کہ وہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے پھر وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے اور جو کافر یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست ہیں وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آجائے یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے اور حکومت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔پھر جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔وہ نعمتوں والے باغ میں ہوں گے۔اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا یعنی نافرمانی کی اور ہماری آیات کو جھٹلایا ان لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے دل دکھائے گئے ہیں جو دل قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اور قرآن پاک کے سچ کے آگے جھکے ہوئے ہیں وہ ایمان والے ہیں اور یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۔کیونکہ وہ صالح اعمال والے ہیں۔وہ نعمتوں والے باغ میں ہوں گے۔دوسرا دل وہ ہے جو قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتے وہ قرآن کے معاملے میں ہمیشہ شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت کا عذاب آجائے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا ان کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔ان آیات میں بھی قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہا گیا۔

خواتین وحضرات!

اور ہم وہ لوگ ہیں جو قرآن کے سچ سے انجانے اور بیگانے ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔اور سیدھے راستے سے بے خبر ہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہمیں بخش دیا جائے گا۔

آئیں رسول ﷺ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام۔آیت 161۔پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔جو درست دین ہے ۔ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت یعنی قرآن پاک دکھا دیا ہے۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ کی ملت نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا طریقہ موجود ہے۔جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔یاد رہے سیدھا راستہ۔ہدایت۔دین۔قرآن پاک کی تعلیمات کو کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کا اپنے والد کے ساتھ سیدھے راستے کے بارے میں مکالمہ

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس تم میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔میرے پاس وہ علم ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔اور سیدھا راستہ ہوتا ہے۔یہ علم اُن کے والد کے پاس نہیں تھا۔

سورہ صافّات آیات 114 تا 122۔پارہ 23

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر بڑا احسان کیا اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد کی بس وہی غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور ان دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور ہم نے ان دونوں کو بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا سلام ہو موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر۔بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔بے شک وہ دونوں ہمارے مومن غلاموں میں سے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے کیلئے واضح کتاب یعنی تورات دی احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا جاتا ہے

کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں کیا ہم قرآن پاک کو سیدھے راستے کی ہدایت سمجھتے ہیں؟ کیا ہم مومن غلاموں میں سے ہیں ۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ انعام۔آیات 125 تا 130۔پارہ 8

بس اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ اسلام یعنی اپنی فرمابرداری کیلئے کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کردے اسکے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ اس طرح لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے ۔بے شک ہم نے ان لوگوں کیلئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ آیات بیان کر دیں ہیں۔اور ان کیلئے ان کے رب کے ہاں سلامتی کا گھر ہے۔اور ان کے اعمال کی وجہ سے وہی ان کا ولی ہے۔اور جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو جمع کرے گا۔اور فرمائے گا اے جنات کے گروہ تم نے بڑی تعداد اپنے ساتھ لگائی تھی۔ اور انسانوں میں سے بھی۔جو ان کے ولی ہیں۔وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور ہم اس مقررہ وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔آگ تمہارا ٹھکانہ ہے۔اس میں ہمیشہ رہو گے۔پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا علم والا ہے۔اسی طرح ہم بعض کو بعض کے قریب کر دیں گے ان کے اعمال کی وجہ سے۔اے انسانوں اور جنات کے گروہ۔کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے۔جو تمہیں ہماری آیات سناتے تھے۔اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے۔وہ کہیں گے کہ ہم اپنے نفسوں پر گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔اور وہ گواہی دیں گے۔کہ بے شک وہ کافر تھے۔یعنی نافرمان تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہہ رہیں ہیں۔اور فرماتے ہیں کہ ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی کا گھر ہے۔اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنوں سے قیامت والے دن پوچھے گا کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے۔جو تمہیں میری آیات سناتے تھے۔اور تمہیں اس دن کے آنے سے خبردار کرتے تھے۔وہ گواہی دیں گے کہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔اور وہ اقرار کرلیں گے۔کہ وہ قرآن پاک کی سچائی کے نافرمان تھے۔یعنی وہ کافر تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے۔تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی۔تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔تو کہا۔یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پا جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔تو کہا یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔یہ سب سے بڑا ہے۔پھر جب وہ غروب ہو گیا۔تو کہا۔اے میری قوم میں بے زار ہوں۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔
میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے۔جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی۔تو اُس نے کہا۔کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔حالانکہ وہ مجھے ہدایت کر چکا ہے۔اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔جن کو تم اسکا شریک ٹھہراتے ہو۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے۔میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔اور میں اُنسے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے۔کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹھہراتے ہو۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی۔
بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے۔اگر تم علم رکھتے ہو۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔انہی کے لیے امن ہے۔اور یہی ہدایت پر ہیں۔یہ ہماری دلیل تھی۔جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی۔ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کر دیتے ہیں۔بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے۔بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد کی ہے۔
پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ہر چیز غائب ہو جاتی۔تو وہ بے چین ہو جاتے۔اور کہنے لگے۔کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی۔تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔یہ تھی وہ بے چین کیفیت۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔اور ان کو دلیل دی کہ کیا میں تمہارے اُن خود ساختہ خداؤں سے ڈروں۔جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل

نازل نہیں کی۔
اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے۔ لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے۔ نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔ شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی۔ نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اپنے ایمان میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں۔ تو ان کے لیے امن ہے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔ جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ اسکو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔ تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہوگی۔

اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے۔ تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم کی آمیزش ہوتی۔ اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ ہیں۔

سورہ انعام آیات 84 تا 92 پارہ 7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔ یعنی کتاب دی تھی۔ اور انکی اُولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔

اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہدایت دی اور ہم نے ان کو چن لیا۔ اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔ اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔

یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔ پھر اگر یہ اس کا کفر کریں۔ تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس کا کفر کرنے والے نہیں ہیں۔

تو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ۔ تو آپ ﷺ بھی ان کا راستہ اختیار کیجیے۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔ تو کہہ دو۔ کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔ جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔ جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔ جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔ تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔ اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔ اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔ جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔ کہہ دو۔ اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔ پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔ اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔ تا کہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبردار کریں۔ اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔ جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔ حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔ کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔ موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔ اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو خبردار کریں ۔

احاطہ کتاب

سورہ حجرات۔آیات 15 تا 18۔پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے ۔لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے ۔تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالی بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین سے اگاہ کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالی کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کرر ہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پڑھوں سے کس طرح بات کی ہم وہی لوگ ہیں کہ قرآن پاک کے ہوتے ہوئے بھی ایمان سے باخبر نہیں ہیں اور دیہاتیوں کی طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اس لیے ہم ایک بے ایمان قوم ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

آپ نے دیکھا کہ منہ سے کہہ دینے سے کوئی ایمان والا نہیں بن جاتا۔جب تک اس کے پاس ایمان کی ہدایت نہ ہو۔تمام فرقہ پرست اس طرح کا ایمان لاتے ہیں۔اور رسول ﷺ پر احسان کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ کو قرآن پاک کی یہ آیات کبھی نہیں بھولنی چاہیے۔اس میں آپ کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز ہے۔اسے جلدی سے زبانی یاد کر لیں۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزچکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کرلیتا ہے۔ یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں واضح دلیل کو دوبارہ دیکھیں

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ یعنی بے خبر ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنیوالے ظالموں یعنی فرقے بنانے والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نبی ؐ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔ کیونکہ ہم نے قرآن پاک چھوڑ کر اپنے فرقوں کی غلامی اختیار کر رکھی ہے۔

ان آیات میں رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بھی غلامی سے منع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور ہدایت پر نہیں رہتا۔ رسول ﷺ نے یہی ہمیں سمجھایا۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

اب میں آپ کو جو آیات سنانے والی ہوں۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا قرآن پر عمل کرنے والا اور اپنی خواہشات کی اطاعت کرنے والا برابر نہیں ہو سکتے

۔

سورہ محمد آیت 14 پارہ 26

بھلا کیا جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہو یعنی قرآن پاک پر ہو۔ وہ اس جیسا ہو سکتا ہے۔ جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہوں۔ اور وہ اپنی خواہشات کی اطاعت کر رہے ہوں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ قرآن پاک پر عمل کرنیوالا اُس کی طرح ہو سکتا ہے۔ جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہوں۔ اور وہ اپنی خواہشات کی اطاعت کر رہے ہوں۔

ان آیات میں قرآن پاک پر عمل کرنے والے اور دنیا کے کسی بھی فرقے پر عمل کرنے والے میں اللہ تعالیٰ نے فرق قائم کر دیا۔ کہ وہ ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ یعنی قرآن پاک پر عمل کرنے والا عین اللہ تعالیٰ کا غلام ہے۔ جبکہ دوسرا اپنے خواہشات کی اطاعت کر رہا ہے۔ جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ مومن آیات 65 تا 66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔ یعنی مسلم بن کر رہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتے رہے۔لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا۔کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ چلے گا۔

خواتین وحضرات۔

اب میں آپ کو جو آیات سنانے والی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ تمام لوگ قیامت والے دن میرے فرمابردار بن جائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ ان سے کیا کہیں گے۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ صٰفّٰت۔آیات 19 تا 34۔پارہ 23

بس وہ ایک گرج دار آواز ہوگی۔بس وہ اچانک دیکھنے لگیں گے۔اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی یہ تو دین کا دن ہے یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ان کو اکھٹے کرو۔جنھوں نے ظلم کیا اور اُن کے ساتھیوں کو اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے تھے۔اور پھر انہیں جہنم کا راستہ دکھاؤ اور ان کو ٹھہراؤ۔بیشک ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن بڑے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں۔اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں سوال کریں گے۔کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس بڑی قوت سے آتے تھے وہ کہیں گے۔بلکہ تم تو ایمان لانے والے نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش قوم تھے۔پس ہم سب پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہوئی کہ بیشک ہم ضرور چکھنے والے ہیں۔پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا۔بیشک ہم خود بھی گمراہ تھے پس بیشک اُس دن وہ عذاب میں سب برابر کے شریک ہوں گے بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت جب ایک گرجدار آواز کے ساتھ قائم ہوجائیگی،ظالم کا مطلب ہے فرقہ پرست لوگ۔فرقہ پرست لوگ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے یہ وہی لوگ ہیں جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ نام نہاد مفسروں کی غلامی کرتے تھے۔ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں اپنے فرقوں اور معتبروں کی اطاعت کرتے رہے۔آج بھی لوگوں کو قرآن پاک سے اصلاح کی خاطر آیت دکھائی جائے تو وہ اپنے عالموں،فرقوں،نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ

کی بات پر ترجیح دیتے ہیں قیامت والے دن یہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے۔کوئی اپنے نام نہاد مفسروں،فرقوں اور عالموں کی مدد نہیں کریں گے۔اور نہ ہی ان کے نام نہاد مفسران کی مدد کر سکیں گے۔مگر یہ اللہ تعالیٰ کے جرم میں عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے ا۔ور انہیں جہنم کا راستہ دکھایا جائے گا۔فرق صرف جرم کا ہوگا۔نام نہاد مفسر بڑے مجرم اور فرقہ پرست ان سے چھوٹے مجرم ہوں گے۔سب گمراہ اللہ تعالیٰ کے مجرم کی حیثیت سے کھڑے ہونگے۔اور سب بڑے فرمابردار بنے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ کہیں گے۔ان کو اکھٹے کرو۔جنہوں نے ظلم کیا اور اُن کے ساتھیوں کو اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے تھے۔۔اور پھر انہیں جہنم کا راستہ دکھاؤ اور ان کو ٹھہراؤ۔بیشک ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن بڑے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں ۔اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں سوال کریں گے۔کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس بڑی قوت سے آتے تھے وہ کہیں گے۔بلکہ تم تو ایمان لانے والے نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش قوم تھے۔پس ہم سب پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہوئی کہ بیشک ہم ضرور عذاب چکھنے والے ہیں۔پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا۔بیشک ہم خود بھی گمراہ تھے پس بیشک اُس دن وہ عذاب میں سب برابر کے شریک ہوں گے بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت والے دن فرقہ پرست اپنا قصور مان لیں گے۔کہ وہ گمراہ تھے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست ایک دوسرے کو شفاعت کی کہانیاں سناتے رہتے ہیں۔اور اس طرح قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔اس طرح ان کی بدبختی کا آغاز ہو جائیگا۔اور یہ لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے۔۔۔

خواتین وحضرات۔

اب میں آپ کو جو آیات سنانے والی ہوں۔ان میں جنات کا خطاب ہے۔کہ۔ جو اپنے بارے میں بات کر رہے ہیں۔جو اسلام لے آئے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہو گئے تھے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ جن۔آیات 11 تا 17۔پارہ 29

اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔اور بعض اس کے علاوہ ہیں۔ہم مختلف فرقوں پر تھے اب ہم نے خیال کر لیا ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پس جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا۔اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرمابردار ہیں اور بعض ناانصاف ہیں۔بس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔اور جو بے انصاف ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔تا کہ ہم ان کی آزمائیش کریں اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں جنات اپنے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔ اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔یعنی قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کرنے والے ہیں اور بعض اس کے علاوہ ہیں کہ جنات بھی مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہم انسان مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں۔یعنی فرقوں پر ہوتے ہیں۔اور جب جنات نے ہدایت یعنی قرآن پاک کو سنا تو اس پر ایمان لے آئے تو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔اور جو بے انصاف لوگ ہیں۔وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔تا کہ ان کی آزمائیش کرے۔اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

خواتین وحضرات۔

اب میں آپ کو جو آیات دکھانے والی ہوں۔ان میں انہی جنات کا خطاب ہے۔جو اسلام لے آئے تھے۔انہوں نے قرآن پاک کی سیدھے راستے کی ہدایت

کہا یعنی اھدنا الصراط المستقیم کہا۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا 32۔ پارہ 26

اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کوتمہارے طرف لے آئے تھے تا کہ وہ قرآن سنیں۔ پھر جب وہ اس جگہ حاضر ہوئے۔تو انھوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبر دار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف آئے کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے سچ کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہے۔اے ہماری قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرلو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتا۔اس کیلئے کوئی ولی نہیں ہوگا۔ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنات کا گروہ قرآن پاک کی دعوت دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ اگر انھوں نے یہ دعوت قبول نہ کی اور رسول ﷺ کی آواز نہ سنی اور دعوت کو قبول نہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتے انہیں کوئی بچانے والا ولی نہیں ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کی دعوت قبول کرنے والے کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کرکے دردناک انجام سے بچالیں گے۔۔۔

خواتین وحضرات۔

اب میں آپ کو جو آیات دکھانے والی ہوں۔ان میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ صبر کے ساتھ قرآن پاک کی اطاعت قیامت تک کرتے رہیں۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ یونس آیت 108 تا 109 پارہ 11

آپ کہہ دیجیے کہ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ آچکا ہے۔اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرتا ہے۔اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے۔اس کی اطاعت کیجیے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو!تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے

سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔اور اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے رسول ﷺ صبر کا حکم دے رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم دے رہے ہیں۔۔۔